عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۲ | ۳ تا ۹ رجمادی الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۱۱

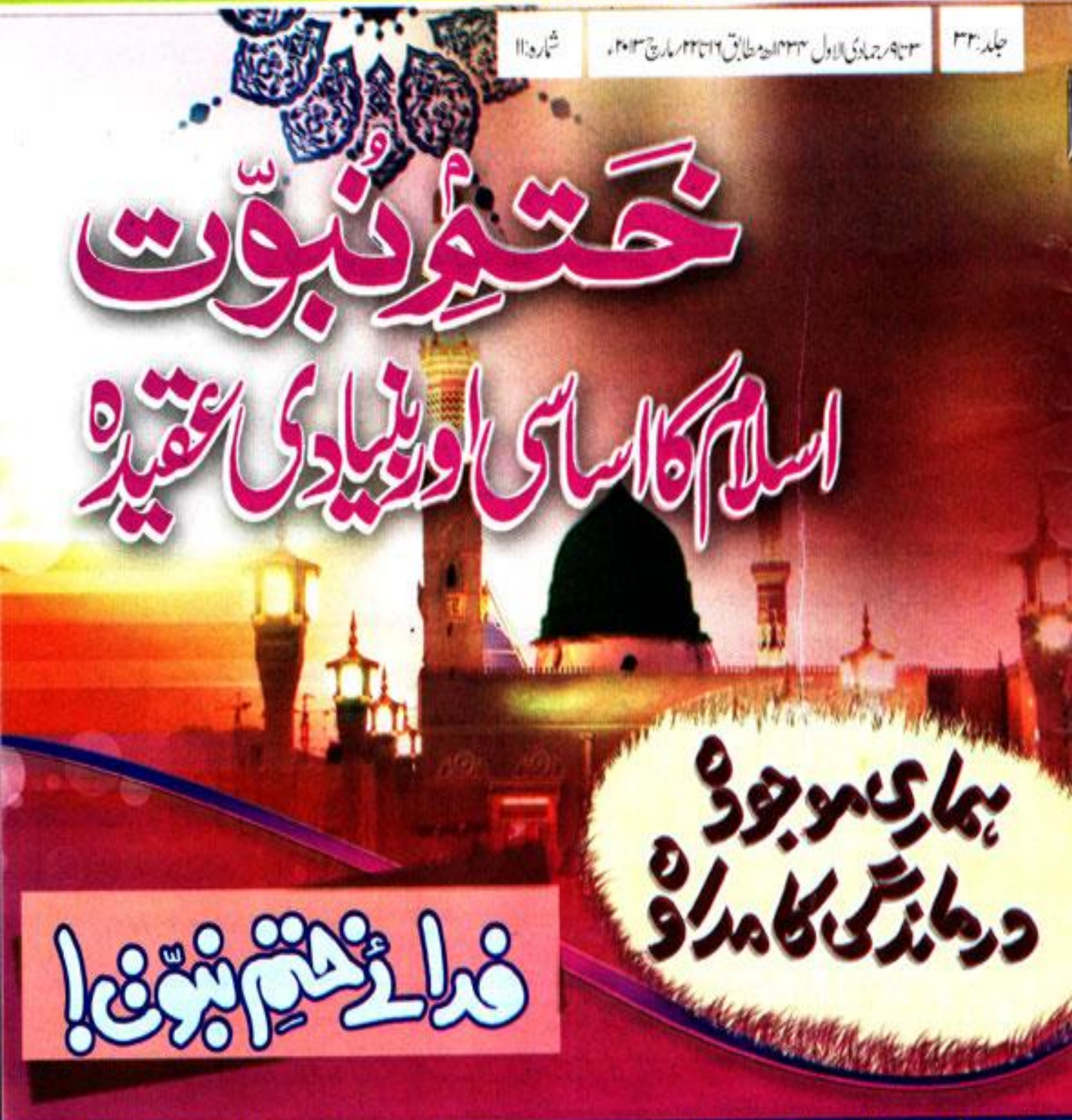

ختمِ نبوّت
اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ

ہماری موجودہ درماندگی کا مداوا

فدائے ختمِ نبوّت!

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

نکاح کے لئے ایک مجلس ضروری ہے

محمد ہارون، کراچی

س:...... کیا فون پر یا انٹرنیٹ پر نکاح ہوجاتا ہے؟ جبکہ دلہا اور دلہن کیمرہ میں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں، اور گواہان بھی موجود ہوتے ہیں، وہ بھی دیکھ سکتے ہیں، تو کیا نکاح منعقد ہوجائے گا؟

ج:...... نہیں! ایسی صورت میں نکاح نہیں ہوگا، کیونکہ نکاح کے لئے ضروری ہے کہ ایجاب اور قبول ایک ہی مجلس میں ہو اور فون پر یا نیٹ پر بے شک آواز یا تصویر موجود ہوتی ہے، مگر یہ ایک مجلس نہیں بلکہ ایک الگ مجلس ہوتی ہے، اس لئے نکاح نہیں ہوگا۔ اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ دلہا یا دلہن اپنے نکاح کے لئے وکیل متعین کریں اور پھر وہ وکیل نکاح کی مجلس میں اپنے موکل کے لئے نکاح قبول کرے تو یہ نکاح منعقد ہوجائے گا۔

عیسائی عورت سے نکاح

س:...... کیا ایک مسلمان ملازمت کے حصول کے لئے ایک عیسائی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے اور اگر کرسکتا ہے تو یہ نکاح کس طرح کیا جائے؟ آیا مسلمانوں کا جو طریقہ نکاح ہے، اس کے مطابق یا عیسائی عورت کے مذہب کے مطابق نکاح کرے؟ برائے مہربانی اس مسئلہ کا جواب عنایت فرمادیں۔

ج:...... نکاح تو مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق ہی کیا جائے یعنی نکاح کا خطبہ ہو، ایجاب و قبول ہو، گواہوں کی موجودگی میں ہو وغیرہ اور عیسائی یا یہودی عورت سے نکاح کرنا ویسے تو جائز ہے مگر چند وجوہات کی بنا پر ایسی شادی ناجائز ہے اور وہ وجوہ درج ذیل ہیں:

۱:... اہل کتاب (یعنی عیسائی یا یہودی) کی جن عورتوں سے نکاح کرنے کی شریعت میں اجازت دی ہے، ان سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو دارالاسلام کے شہری ہوں یعنی مسلمانوں کی حکومت کے ماتحت ہوں، جن کو ذمی کہا جاتا ہے۔ دارالکفر کے لوگ مراد نہیں، کیونکہ دارالکفر میں ان کی حکومت ہے اور انہیں وہاں مسلمانوں کے مقابلے میں ہر طرح سے تحفظ اور حقوق حاصل ہیں۔ لہٰذا دارالحرب میں رہنے والی اہل کتاب عورتوں سے نکاح مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی حرام کے قریب ہونے کی وجہ سے ناجائز کہلاتا ہے۔ اس لئے یہ نکاح منعقد تو ہوجائے گا مگر مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ سے ناجائز ہوگا اور ایسا کرنے والا گناہگار ہوگا۔

۲:... اہل کتاب عورتوں سے نکاح صحیح ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ واقعتاً اور حقیقتاً اہل کتاب ہوں۔ محض نام کے عیسائی یہودی نہ ہوں۔ آج کل بہت سے یہودی و عیسائی صرف نام کے ہی یہودی یا عیسائی ہیں، ورنہ حقیقت میں وہ ملحد ہیں، جن کا کوئی دین و ایمان نہیں، نہ وہ کسی کتاب کے قائل ہیں اور نہ ہی کسی نبی کے اور نہ کسی دین و مذہب کے، اگر ایسی ہی کسی عورت سے نکاح کیا جائے گا تو وہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا اور نکاح کرنے والا بدکار، زنا کار شمار ہوگا۔

۳:... اگر کوئی مسلمان کسی اہل کتاب عورت سے نکاح کرے تو شریعت کے لحاظ سے اس کی ہونے والی اولاد مسلمان شمار ہوگی، اہل کتاب عورت کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اولاد کو اپنے مذہب پر ڈھالنے کی کوشش کرے، مگر دارالحرب میں یہ ممکن نہیں، کیونکہ وہاں بظاہر عورتوں کو زیادہ حقوق دیئے جاتے ہیں اور اولاد طلاق کے بعد مکمل طور پر عورت کے اختیار میں چلی جاتی ہے اور وہ جیسے چاہے ان کی تربیت کرے بلکہ بعض مرتبہ تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ شادی سے پہلے ہی طے کرتے ہیں کہ آدھی اولاد شوہر کی ہوگی اور آدھی بیوی کی، تو گویا آدمی اپنی اولاد کے کافر ہونے پر راضی ہوگیا۔ حالانکہ شریعت کی رو سے آدمی اپنے کفر پر یا کسی دوسرے کے کفر پر راضی ہوجائے تو یہ بجائے خود کفر ہے اور ایسے آدمی کا دین برباد ہوجاتا ہے اور ایسی شرط لگاتے ہی ایمان سے خارج ہوکر مرتد ہوجاتا ہے۔ لہٰذا دارالحرب میں رہتے ہوئے ایسی عورتوں سے نکاح کرنے سے احتراز کرنا ہی بہتر ہے تاکہ دین سلامت رہے۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ ۳تا۹ جمادی الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۶تا۲۲ مارچ ۲۰۱۳ء شمارہ:۱۱

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
معاون مدیر
عبداللطیف طاہر
قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا
تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

....موجودہ حالات میں اتحاد واتفاق کی ضرورت!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ختم نبوت...اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ	۷	الحاج گوہر الرحمن نقشبندی
اسلام آباد کل جماعتی کانفرنس	۱۱	محمد فاروق قریشی
سندھ اسمبلی کا احسن اقدام!	۱۳	مولانا محمد علی صدیقی
ہماری موجودہ زندگی کا مداوا!	۱۵	احمد معاویہ اشرفی
فدائے ختم نبوت.....	۱۷	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
''دردمند خاتون'' (۸)	۱۹	مولانا حافظ عبدالرحمن مدظلہ
ایک ایک کرکے.....	۲۲	مولانا زین العابدین
مولانا محمد اجمل شاہین کی شہادت	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولوی نامہ	۲۵	مولانا سہیل یعقوب باوا
خبروں پر ایک نظر	۲۷	ادارہ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر
زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۳۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

متکبروں کا انجام

"عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص) اپنے والد (شعیب) سے، اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے) روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: متکبر لوگ قیامت کے دن چیونٹیوں کی مثل آدمیوں کی صورتوں میں اُٹھائے جائیں گے، ان کو ہر جگہ سے ذلت ڈھانک رہی ہوگی، ان کو جہنم کے ایک قیدخانے کی طرف، جس کا نام "بولس" ہوگا، ہانک کر لے جایا جائے گا، ان پر ایسی آگ چھائی ہوگی جو "نار الانیار" کہلاتی ہے، انہیں پینے کو دوزخیوں کے زخموں کا دھوون اور کچ لہو ملے گا۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۷۲)

اس حدیث میں متکبرین کی سزا کا ذکر ہے کہ وہ قیامت کے دن چیونٹیوں جیسی ننھی منی جسامت میں اُٹھائے جائیں گے، مگر شکل انسانوں کی ہوگی، یہ ان کے تکبر کی سزا ہوگی کہ انہوں نے اپنے ذہن میں اپنے آپ کو جتنا بڑا سمجھا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں اس قدر چھوٹا اور ذلیل کر دکھائیں گے۔

"بولس" جہنم میں ایک قیدخانے کا نام ہے، جس میں ان متکبروں کو محبوس کیا جائے گا اور جس کی طرف انہیں مویشیوں کی طرح ہانک کر لے جایا جائے گا۔ "بولس" کا مادّہ "بلس" ہے، جس کے معنی غم و اندوہ، عجز و تحیر اور پشیمانی و نااُمیدی کے ہیں، امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"الابلاس الحزن المعترض من شدة البأس .... ولما كان المبلس كثيرًا ما يلزم السكوت وينسى ما يعنيه قيل ابلس فلان اذا سكت واذا انقطعت حجته."

(مفردات القرآن، مادّہ بلس)

ترجمہ:... "ابلاس کے معنی ہیں: وہ غم جو شدید گرفت کی وجہ سے لاحق ہو..... جس شخص کو یہ حالت پیش آئے چونکہ وہ بسااوقات سکوت کو لازم پکڑلیتا ہے اور سٹی بھول جاتا ہے، اس لئے "ابلس فلان" اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ خاموش اور لاجواب ہوجائے۔"

اس جہنمی قیدخانے کا نام "بولس" شاید اسی مناسبت سے رکھا گیا کہ ان پر شدّتِ عذاب کی وجہ سے غم واندوہ کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے، وہ ہر طرح عاجز و لاچار ہوں گے، اور ان پر حیرت و پشیمانی کی وجہ سے رحمتِ الٰہی سے نااُمیدی کی کیفیت طاری ہوگی۔ نعوذ باللہ!

"نَارُ الْاَنْیَارِ" کا لفظی ترجمہ ہے: "آگوں کی آگ" یعنی وہ آگ جو دُنیا جہان کی آگوں کو اس طرح کھا جائے جس طرح آگ لکڑی وغیرہ کو جلا کر خاکستر کردیتی ہے۔ "بولس" کے قیدخانے میں ان متکبرین پر یہ آگ سر سے پاؤں تک مشتعل ہوگی، اور جب وہ پینے کو کچھ مانگیں گے تو دوزخیوں کے زخموں سے رِسنے والے کچ لہو، پیپ اور غلیظ مادّے سے ان کی تواضع کی جائے گی، جس کا نام "طِیْنَةُ الْخَبَالِ" ہوگا، "خبال" اس فساد کو کہتے ہیں جو جنون اور عقل و فکر کے اختلال کا موجب ہو۔ (مفردات راغب) اس غلیظ مادّے کا نام ... واللہ اعلم ... شاید اس لئے رکھا گیا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کہ اس کے پیتے ہی ان لوگوں پر اضطراب و بےچینی کی کیفیت طاری ہوجائے گی، ان کی عقل و فکر اور ہوش وحواس میں اختلال و فساد پیدا ہوجائے گا، اور ان سے مجنونانہ حرکتیں صادر ہونے لگیں گی۔

صحیح مسلم (ج:۲ ص:۱۶۷، باب بیان ان کل مسکر حرام) میں یہی سزا نشہ آور چیز پینے والے کے لئے آئی ہے:

"ان على الله عهدًا لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال، قالوا: يا رسول الله! ما طينة الخبال؟ قال: عرق أهل النار أو عصارة أهل النار."

ترجمہ: "بے شک اللہ کے ذمے عہد ہے اس شخص کے لئے جو نشہ آور مشروب پیتا ہے کہ اس کو "طینة الخبال" میں سے پلائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طینة الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا عرق یا دوزخیوں (کے زخموں) کا نچوڑ۔"

اور سنن ابن ماجہ (ص:۲۴۲) کی ایک روایت میں "ردغة الخبال" کے الفاظ اسی مفہوم کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

متکبرین اپنے تکبر کی وجہ سے ایک طرح کے جنون اور فکری اختلال میں مبتلا تھے، اسی طرح شراب نوشی کرنے والے بھی مدہوشی و بدحواسی کی بلا میں گرفتار تھے، شاید اسی لئے جہنم میں بھی ان کو جنون آور مشروب پیش کیا جائے گا جسے "طینة الخبال" یا "ردغة الخبال" کا نام دیا گیا ہے، أعاذنا الله عنهما! ☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

کراچی کے موجودہ حالات میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

کئی مہینوں سے کراچی میں مسلسل دہشت گردی اور بدامنی کی لگی آگ بجائے کم ہونے کے الٹا مزید شہر کو آتش کدہ اور آتش فشاں بنانے کی غمازی کرتی نظر آرہی ہے۔ اس آگ و خون سے اٹھتی لپٹیں اور دھاریں بڑے، چھوٹے، امیر، غریب، راعی، رعایا، مالک، مزدور، مرد، عورت، بچے، بوڑھے، عوام، خواص، علماء، طلبا، وکیل، ڈاکٹر، پولیس اور رینجرز وغیرہ سب ہی کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں اور سب ہی کو مرغ بسمل کی طرح تڑپا رہی ہیں۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہاں قاتلوں اور دہشت گردوں کا راج ہے اور یہاں کی عوام ان کے ہاتھ میں یرغمال اور ان کے رحم و کرم پر جی رہے ہیں۔ حکومتی ادارے عوام کی جان و مال کے تحفظ میں ناکام بلکہ عملاً مفلوج نظر آتے ہیں۔ اس لڑائی، فتنہ و فساد اور قتل و غارت کو پہلے فرقہ وارانہ فسادات کا نام دیا جاتا رہا، لیکن جلد ہی دونوں طرف کے افراد اور شخصیات کو اندازہ ہوگیا کہ یہ فرقہ واریت کا شاخسانہ نہیں بلکہ اسلام دشمن کوئی تیسری قوت دونوں طرف کے افراد اور شخصیات کو تہ تیغ اور انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا کر کسی بڑے فساد اور فتنہ کی طرف دھکیل رہی ہے۔

یوں تو کئی عرصہ سے کراچی میں قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم ہے، لیکن عباس ٹاؤن کراچی کا حالیہ واقعہ اہل کراچی کے لئے بہت سے سوالات اور نشانات چھوڑ گیا ہے۔ اس واقعہ میں ۴۵ افراد اپنی جان کی بازی ہار گئے، جس میں سنی و شیعہ دونوں شامل ہیں اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمی حالت میں مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

اس سانحہ کی دینی، مذہبی، سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے علاوہ ہر طبقہ فکر نے مذمت کی ہے، جس کی خبر روزنامہ امت کراچی نے یوں شائع کی ہے:

"......تمام مکاتب فکر کے علماء مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے عباس ٹاؤن دھماکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کراچی واقعہ حال ہی میں بلوچستان میں رونما ہونے والے واقعات کا تسلسل ہے جس کا مقصد فرقہ واریت کو ہوا دینا ہے حکومت عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف، امیر جماعت اسلامی سید منور حسن، وفاق المدارس العربیہ کے صدر سلیم اللہ خان، جنرل سیکریٹری قاری حنیف جالندھری، مفتی رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا امداد اللہ اور مولانا خلیل احمد نے عباس ٹاؤن دھماکوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کراچی میں جاری قتل و غارتگری اور دھماکے روکنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں فرقہ واریت کی سازش ہو رہی

ہے، جس کی روک تھام کی فوری تدابیر کی جائیں اور تمام مکاتب فکر کے عوام کو تحفظ دیا جائے۔ جماعت اسلامی سندھ کے امیر ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی، کراچی کے امیر محمد حسین محنتی اور برجیس احمد نے کہا کہ جو حکومت عوام کو تحفظ نہ دے سکتے، اسے اقتدار میں رہنے کا بھی کوئی حق نہیں.... جمعیت علماء اسلام (ف) سندھ کے سیکریٹری اطلاعات محمد اسلم غوری نے کہا کہ ملک میں جاری واقعات مسلک یا فرقے کی لڑائی نہیں بلکہ خالصتاً دہشت گردی ہے، جس میں بیرونی ایجنسیاں ملوث ہیں۔ مجلس صوت الاسلام کے چیئرمین مفتی ابوہریرہ محی الدین اور اشاعت التوحید والسنۃ سندھ کے ناظم اعلیٰ محمد زاہد صدیقی نے کہا کہ حکومت کو دہشت گردی کے خلاف فوری طور پر بلاتفریق کارروائی کرنی چاہئے تاکہ مذہبی انارکی پھیلانے والے عناصر کی سازشوں کے آگے بند باندھا جاسکے۔" (روزنامہ امت کراچی، ۴؍مارچ ۲۰۱۳ء)

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مسلم قوم کے عروج وزوال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہماری مسلم قوم صدیوں کی محنت ومجاہدہ کے بعد عروج وترقی کی بلندیوں کو پہنچی اور ایسی پہنچی کہ آسمان کی رفعتیں اس کے سامنے ہیچ رہ گئیں، انسان ہی نہیں بلکہ ملائکہ بھی اس پر رشک کرتے تھے، اس کے نظم وضبط، اتحاد واتفاق اور الفت ومحبت پر دنیا کی قومیں عش عش کرتی تھیں، مگر کچھ عرصے سے اس پر تقلید اغیار کا جنونی دورہ پڑا ہے اور خودکشی کے ارادے سے اس نے بلندیوں سے نیچے کی طرف چھلانگ لگانا شروع کردی ہے....۔"

آگے لکھتے ہیں:

"مزید افسوس یہ کہ ہمارے دانش وروں کو گراوٹ کا احساس نہیں، جنہیں احساس ہے انہیں اصلاح کی فکر نہیں، جنہیں فکر ہے انہیں سلیقہ نہیں، جنہیں سلیقہ ہے انہیں قدرت نہیں، جنہیں قدرت ہے انہیں فرصت نہیں، جنہیں فرصت ہے انہیں توفیق نہیں۔ طوفان خطرے کے نشان سے اوپر گزر رہا ہے، مگر ہم کوئی حال مست، کوئی کال مست کا مصداق ہے۔ روم جل رہا ہے اور نیرو بانسری بجارہا ہے۔ ہمارے سامنے ہمارا گھر لٹ رہا ہے مگر ہم بڑے اطمینان سے اس کے لٹنے کا تماشا دیکھ رہے ہیں، ہم میں سے ہر شخص اس خیال میں مگن ہے کہ یہ بستی اجڑتی ہے تو اجڑے، میرا گھر محفوظ رہے، قوم ڈوبتی ہے تو ڈوبے میں جودی پہاڑ پر کھڑا ہوں، ملک وملت کی چولیں ہلتیں ہیں تو ہلیں میرا دھندا چل رہا ہے:

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

میری گزارش یہ ہے کہ اے دردمندانِ قوم! اے اہل عقل ودانش! خدا کے لئے اٹھو اور اس ڈوبتی ہوئی قوم کو بچاؤ، اپنے گھر میں لگی ہوئی یہ آگ بجھاؤ.....۔" (معاشرتی بگاڑ کا سدباب، ص:۶۸، ۶۹)

حضرت شہید اسلامؒ کے یہ الفاظ ہمارے معاشرے، انتظامیہ، صاحب اقتدار اور دانش وران قوم کو آج بھی جھنجھوڑ رہے ہیں اور انہیں ان کی کوتاہیوں کے ازالہ کے لئے بیدار اور متنبہ کررہے ہیں۔ ہم اس موقع پر یہ کہنا چاہیں گے کہ جس طرح مجلس عمل میں تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں متحد تھیں، ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم پر سب جمع تھیں، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ میں سب ایک ساتھ بیٹھے ہیں، اسی طرح شہر اور محلہ کی سطح پر بھی سب اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کریں اور کسی ایک طبقہ کے نقصان کو ہر طبقہ اپنا نقصان سمجھے تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ ہماری عظمت رفتہ اور ہیبت ماضیہ دوبارہ عود کر آئے گی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

ختم نبوت

اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ

الحاج گوہر الرحمٰن نقشبندی

اس کرۂ ارض پر جہاں اچھے، نیک سیرت، نیک عادات لوگ پیدا ہوئے وہاں، بدسیرت، بدخصلت اور چور بھی پیدا ہوئے چوروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ کوئی مال کا چور، کوئی کسی خزانے کا چور، کوئی نبوت کا چور۔

جس طرح ہر قسم کے چور ہر زمانہ میں پائے گئے ہیں، اسی طرح نبوت کے سارق بھی مختلف وقتوں میں ظاہر ہوتے آرہے ہیں۔ لیکن ایک بات طے ہے کہ الحمدللہ ہر دور میں سر اٹھانے والے یہ سارق اپنی چوری میں کامیاب ہونا تو در کنار، الٹا شرمندہ اور بے عزت ہوکے جہنم کے ایندھن بن چکے ہیں۔

اگر چوری کا خطرہ نہ ہو تو خزانے کا مالک بالکل بے فکر ہو جاتا ہے، اور اس صورت میں پھر ایک اجڈ چور کے لئے بھی چوری کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جس چیز کی جتنی مالیت اور وقعت واہمیت ہوتی ہے اتنا ہی اس کی چوری کے سدباب کے لئے اوزار و ہتھیار بھی مضبوط استعمال کئے جاتے ہیں اور چوکیدار کو بھی ہر وقت چوکنا ہو کے رہنا پڑتا ہے، تا کہ کسی وقت کوئی کہنہ مشق چور بھی اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہوسکے۔

گزشتہ ایک صدی سے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی لعنۃ اللہ علیہم جیسا ایک اور کاذب اور سارق مرزا پنجاب غلام احمد قادیانی کی شکل میں نمودار ہوکر نبی بننے کی کوشش میں سرگرم عمل ہوا۔ جیسا کہ ہر چور کا چوری کرنے کا اپنا طریقہ واردات ہوتا ہے اسی طرح مسیلمہ پنجاب اور اسود ہندی نے بھی سرقہ کا اپنا طریقہ واردات ڈھونڈ نکالا۔ شاید وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اس طرح وہ مسلمانان عالم کو جل دینے میں کامیاب ہوگا۔ جسطرح عام چوروں کے سروں پر ایک طاقتور شخص کا ہاتھ ہوتا ہے، بالکل اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی انگریز استعماری آشیر باد حاصل تھی بلکہ اب تک ہے۔

یہ بات سب جانتے ہیں کہ آج سے تقریباً ڈھائی سو سال پہلے برصغیر پاک و ہند میں انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی (East India Company) کی شکل میں تجارت کے بہانے سے آئے اور پھر مسلم حکومت گرا کر خود قابض ہوئے۔ انگریز کو اگر کوئی خطرہ محسوس ہو رہا تھا تو وہ مسلمانوں سے تھا کیونکہ دیگر مذاہب کے پیروکار سکھ ہندو وغیرہ تو ویسے بھی اقلیت میں تھے۔ تحریک احمدیت کے مولف کے مطابق استعماریوں کے جاسوسوں نے انگریز حکومت کو اطلاع دی کہ ہندوستان کے مذہبی پیروکار اپنے بزرگوں کی بات بہت مانتے ہیں جب وہ انہیں بتاتے ہیں کہ یہ برطانوی عیسائی کافر ہیں اور ہمارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہاں سے مار بھگاؤ تو وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، کیونکہ انکا یقین ہے کہ ان عیسائیوں کے ساتھ لڑنا جہاد کا درجہ رکھتا ہے۔ لہٰذ اس جذبہ کو سرد کرنے کے لئے ایسے شخص کی ضرورت ہے جو نبوت کا دعویٰ کرے اور پھر جہاد کی حرمت کا اعلان کرے۔

لہٰذا انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں کے عقیدہ میں کسی طرح شگاف پیدا کی جائے کہ ان کا مذہبی اور روحانی تعلق خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کمزور کیا جائے۔ چنانچہ اسی شرمناک سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے کسی مناسب شخص کو تلاش کرنا شروع کیا جو بہترین کاذب ہو اور جس سے جھوٹی نبوت کا اعلان جاری کرایا جائے۔ اور بحیثیت نبی اس سے جہاد کی منسوخی کا اعلان کرایا جائے تا کہ برطانوی سامراج پورے خطے میں بلا خوف وخطر حکومت کر سکے۔ اس ناپاک عزم کی تکمیل کے لئے مرزا قادیانی کی خدمات حاصل کی گئیں۔

مرزا قادیانی کا طریقہ واردات یہ رہا کہ پہلے مجدد پھر مہدی پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر ظلی و بروزی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کے بعد باقاعدہ تشریعی نبی؛ نے کا دعویٰ کیا۔ آخر میں اپنی نبوت کو سید الکونین خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے افضل قرار دینے لگا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

حضور نبی کریم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کرکے ارشاد فرمایا تھا:

"عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یدعیم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی

بعدی۔" (رواہ مسلم)

ترجمہ: "عنقریب میری امت میں تیس بڑے دجال اور کذاب پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ وہ نبی ہے، لیکن میں ہی آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

اس پیشگوئی کے مطابق نبی العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ ہی میں متعدد لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ان میں سے کچھ تو تائب ہوگئے اور کچھ اپنے جرم کی سزا پاکر جہنم رسید ہوئے۔ مضمون کی طوالت سے بچنے کی خاطر صرف ایک واقعہ نقل کرتا ہوں، بصرف یہ اجاگر کرنے کے لئے کہ عقیدہ ختم نبوت کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس امانت بار گراں کے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں۔

ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والا سب سے پہلا چور مسیلمہ کذاب تھا۔ جناب خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک بے معنی اور فضول خط کے جواب میں فرمایا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منجانب محمد الرسول اللہ بنام مسیلمہ کذاب سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے اور عاقبت کی کامیابی متقیوں کے لئے ہے۔"

اس طرح اس بدبخت کو پہلی مرتبہ یہ نامہ دربار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا گیا۔ مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل کردیا۔

اس کے بعد ایک دوسرا سارق اسود عنسی کی شکل میں نمودار ہوا۔ یہ شخص یمن کا باشندہ تھا۔ جسے فیروز دیلمی نے انجام تک پہنچایا۔ چوروں کی چوری کا یہ سلسلہ دور مسعود سے شروع ہوکر تا حال جاری ہے۔ ابھی تک احقر کے علم کے مطابق ایکس سارق النبوۃ جہنم واصل ہو چکے ہیں اور بائیسواں مرزا پنجاب اور اسود ہندی غلام احمد پرویز کی صورت میں ہیضہ کے وبائی مرض سے ہلاک ہو چکا ہے۔

مسیلمہ کذاب نے بھی مسیلمہ پنجاب کی طرح خزانہ نبوت چرانے کے لئے اس پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی اور ایک بہت بڑی فوج بھی تیار کر رکھی تھی۔ رئیس الصدیقین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سارق اور کاذب کی سرکوبی کے لئے لشکر جرار بھیجا۔ یمامہ کے مقام پر زبردست لڑائی ہوئی جس میں جھوٹی نبوت کا دعویدار مسیلمہ کذاب اپنے بائیس ہزار پیروکاروں سمیت واصل جہنم ہوگیا۔ اس معرکہ خون آشام میں آسمان نبوت کے بارہ سو درخشندہ وتاباں ستاروں نے اپنی مطہر جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور علم ختم نبوت سیّد المرسلین کو لہرائے رکھا۔

اللہ جل شانہ کا قرآن مبین میں ارشاد مبارک ہے:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔"

(المائدہ:۵۴)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کردیگا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے، دیتا ہے اور خدا بڑا کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت میں مرتدین کے ساتھ مقابلہ کرنے والوں کے چھ اوصاف بیان کئے گئے ہیں؛

۱: وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں۔
۲: وہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھتے ہیں۔
۳: وہ مومنوں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے ہیں۔
۴: وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں۔
۵: وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔
۶: وہ دینی معاملات میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سیکون فی آخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر اولهم یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر ویقاتلون اهل الفتن۔" (دلائل النبوۃ، ج:۶، ص:۵۱۳)

ترجمہ: "نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کے آخری دور میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے، جنہیں ان کے اعمال کا ثواب پہلے دور کے لوگوں کی شرح کے مطابق ملے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوں گے اور اہل فتن سے معرکہ آرائی کرتے ہوں گے۔"

مذکورہ بالا آیت قرآن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب سارق النبوت مرزا قادیانی تک ہر

جھوٹے نبی اور اس کے پیروکاروں کے ساتھ مصروف جہاد رہے۔اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جہاد کا مفہوم عام ہے۔ باطل کا مقابلہ خواہ زبان سے کیا جائے خواہ قلم یا تلوار سے کیا جائے، یہ سب اقسام جہاد کے تعریف اور مفہوم میں شامل ہیں۔

قارئین کرام کے علم میں اس مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق تعارف اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اکثر لوگوں کو یہ معلوم ہی نہیں کہ یہ کون تھا؟ کہاں سے آیا اور کہاں آباد ہو کر کہاں اور کیسے اس دنیا سے آنجہانی ہوا۔

غلام احمد مرزا کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔مرزا پنجاب ۴۰۔۱۸۳۹ء میں بھارت کے مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور تحصیل بٹالہ کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔عربی فارسی کی دو چار کتابیں پڑھ کر نیم ملا بن بیٹھا اور اپنی علمیت کے گن خود گانے لگا، اور صحیح طور سے نیم ملا بن کر نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے پیروکاروں کے لئے بھی مکمل خطرہ ایمان بن گیا۔

تقسیم ہندوستان کے دوران قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ شمار کرتے ہوئے اپنی علیحدہ فائل ریڈکلف کمیشن کے سامنے پیش کی تاکہ انہیں الگ ریاست دی جائے۔اس میں ناکام ہو کر انہوں نے وطن عزیز کے صوبہ پنجاب ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ میں دریائے چناب کے پاس ایک مقام ۹۰ سالہ لیز پر حاصل کی جسکا نام انہوں نے "ربوہ" رکھا اور اسے اپنا عالمی ہیڈ کوارٹر بنایا۔

مرزا قادیانی نے سارے دعوے یک وقت نہیں کئے بلکہ ۱۸۸۳ء سے ۱۹۰۸ء تک وقتاً فوقتاً بتدریج کئے۔سب سے پہلے مناظر اسلام کے روپ میں ظاہر ہوا، پھر مجدد اور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے بعد بلند و بانگ دعاوی محدث، مامور من اللہ، مہدی، مسیح ابن مریم، نبی وغیرہ کر کے ضلالت اور کفر کا نشان بن گیا۔ اس نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں میں پیوندکاری کر کے انہیں الہامات کا نام دیا اور خود صاحب الہام ہونے کا دعویٰ کیا۔۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں وبائی ہیضہ سے اس کی ہلاکت ہوئی۔

اس کے بعد مرزا پنجاب کا ایک پیروکار حکیم نور دین اس کا جانشین اول بنا۔۱۳ ر مارچ ۱۹۱۴ء کو حکیم نور دین کے مرنے کے بعد قادیانی پارٹی دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔قادیان کے اصل مرکز پر مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود نے قبضہ جما لیا اور پارٹی کے دوسرے حصے کی سربراہی مرزا کے ایک وفادار مولوی محمد علی نے سنبھال کر قادیان کے بجائے لاہور کو اپنا مرکز منتخب کیا۔ ۱۹۶۵ء میں مرزا کے جانشین دوم مرزا محمود کے مرنے پر اس کے بیٹے مرزا ناصر نے مرزا قادیانی کے جانشین سوم کا منصب سنبھالا۔ ۹ر جون ۱۹۸۲ء کو مرزا ناصر کے مرجانے پر اس کا چھوٹا بھائی مرزا طاہر اس مسند پر جماعت کے چوتھے سربراہ کے طور پر متمکن ہوا۔

جب ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کے ہر دو گروہ کے نمائندوں مرزا ناصر اور لاہوری پارٹی (مولوی محمد علی (مرزا) گروپ) کے سربراہ صدر الدین کے بیانات سننے کے بعد قادیانیوں کے ہر دو گروہوں کو خارج از اسلام اور خارج از جماعت مسلمین قرار دینے کا آئینی فیصلہ کیا۔ اس واضح آئینی فیصلے کے باوجود مرزائی نہ صرف اپنے آپ کو مسلمان اور باقی ساری دنیا کے مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دیتے رہے بلکہ اپنے عقائد باطلہ کے اسلام کے نام سے تبلیغ بھی کرتے رہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت کے وطن عزیز کے صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کی ان مذموم حرکات کو قید کرنے کے لئے ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس

(Anti-Islamic Activites of the Quadiani Group, Lahori Group and Ahmadis. (Prohibition and Punishment) Ordinance, 1984.)

جاری کیا۔جس کی رو سے قادیانیوں کو مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات کے اس ناجائز استعمال سے روکا گیا۔قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اس آرڈیننس کو قبول نہ کیا اور چپکے سے یکم مئی ۱۹۸۴ء کو ملک سے فرار ہو کر لندن چلا گیا۔

مرزائی اپنے آپ کو احمدی کیوں کہتے ہیں؟

قرآن کریم کی ایک سورۃ سورۃ الصف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک بشارت کا ذکر ہے۔ انہوں نے بشارت دی تھی؛ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔(آیت:۶)یعنی میں (عیسیٰ) اس پیغمبر کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا۔

اس خوشخبری کے صحیح اور حقیقی مصداق حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مگر قادیانی اس پیشگوئی کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیتے ہیں، اس وجہ سے وہ اپنے آپ کو احمدی اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو غیر احمدی (نعوذ باللہ) قرار دیتے ہیں، جو ان کا بڑا دھوکہ اور صریح کفر ہے۔

قادیانیوں کے فاسد عقائد میں سے ایک اور عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ دین مردہ دین ہے جس میں سلسلہ نبوت بند ہو، نیز ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر لٹکائے گئے اور وہ زندہ بچ کر کشمیر چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

قادیانیوں کے عقیدہ باطلہ کے مطابق قادیان (انڈیا) مکۃ المکرمہ کی طرح ارض حرم ہے۔

قادیانیوں کے ہاں اطاعت انگریز واجب ہے۔

ان کے نزدیک عقیدہ جہاد منسوخ ہو گیا ہے۔

ان کے نزدیک اب جو مسلمان جہاد کے نام پر کسی سے لڑے گا، وہ بغاوت اور غدر کا مرتکب گردانا جائے گا۔ مرزا کے مطابق تلوار اور بندوق کا جہاد ختم ہو گیا ہے اور اب صرف قلم اور زبان سے جہاد ہو گا۔

ایک انگریز ڈبلیو ڈبلیو ڈی ہنٹر (W.W.D Hunter) نے اپنی کتاب "Our Indian Mussalmans" میں واضح طور پر لکھا ہے کہ مسلمانوں کا جذبہ جہاد ان کی سلطنت کے لئے مستقل خطرہ ہے اور انگریز کا یہی مشن لے کر مرزا قادیان نے اپنی جھوٹی نبوت کی داغ بیل ڈالی کہ انگریز کا وفادار رہ کر اس کا حق نمک ادا کر سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے ۱۳۰۱ھ میں دیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ نے ۱۳۰۲ھ میں کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ اس فتویٰ کو ۱۳۰۳ھ میں بلاد عرب میں بھیجا گیا اور وہاں سے علمائے حرمین شریفین سے مرزا قادیانی پر کفری فتویٰ کی توثیق پا کر ۱۳۰۵ھ میں واپس ہوا۔ اس کے بعد تو اسود ہندی پر فتاویٰ کفر کی ایک قطار لگ گئی۔ جن میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرات علمائے دیوبند، سعودی عرب کے مفتی اعظم اور وائس چانسلر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ رئیس ریاستہ البحوث الاسلامیہ دارالافتاء والدعوۃ والارشاد الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور علمائے مصر وشام وغیرہم نوراللہ مرقدہم کے قابل قدر فتاویٰ جات شامل ہیں۔

قلت صفحات کی وجہ سے مضمون کو سمیٹتے ہوئے اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کفر و الحاد کی دشمنی اسلام کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود سے لیکر آج تک اور آج سے لیکر تا قیامت ہے لیکن من حیث المومن اور من حیث الامت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس پیغمبر نے سفر معراج کے موقع پر اپنی امت کو یاد رکھا اور جس مشفق پیغمبر نے اس امت کے لئے تکلیفیں اٹھائیں، اس پیغمبر اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے دین مبین کی حفاظت کریں۔ اگر ایسا نہ کیا تو یہ چند روزہ زندگی ختم ہو کر کل کو روز محشر اللہ اور اس کے محبوب کے سامنے شرمندہ کھڑے ہوں گے۔ اس وقت کس منہ سے کہیں گے کہ روز قیامت جان جلا دینے والی تپش کی پیاس کی وجہ سے حساب کے لئے انتظار میں کھڑا ہونا مشکل ہے، مجھے حوض کوثر سے چند گھونٹ عطا فرمائیے کہ پیاس نہیں بجھتی؟ کس منہ سے کہیں گے کہ شدت کی ناقابل برداشت گرمی ہے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ چاہیے؟ کس منہ سے کہہ سکیں گے جہنم کی تپش برداشت نہیں ہو سکتی، میری شفاعت فرمادیجئے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ختم نبوت اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے اور اس کی حفاظت فرض اولین ہے۔

☆☆..................☆☆

مولانا شجاع آبادی کی خانیوال میں تبلیغی مصروفیات

خانیوال (عبدالستار گورمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوروزہ تبلیغی واصلاحی دورہ پر ۲۹ر جنوری کو جامع مسجد المینار میں تشریف لائے، جہاں سے مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا عبدالستار گورمانی، محمد آصف کی معیت میں بستی سراجیہ تشریف لے گئے۔ جہاں خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمدؒ کے مخدوم زادہ اور خادم حضرت حافظ محمد عابدؒ کے فرزند نسبتی چوہدری محمد آصف اور فرزند ارجمند صاحبزادہ محمد رضوان نے عشائیہ دیا۔ بعد ازاں احمد نگر کی مسجد اسامہ میں عشاء کے بعد میلاد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس سے مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد فیصل، مولانا نفیس اختر، مولانا عطاء المنعم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ سیرت منانے کی چیز نہیں اپنانے کی ہے۔ صرف جھنڈیاں لگا دینا، جلسہ منعقد کر لینا، کھانا کھلا دینے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ سیرت اپنانے کی چیز ہے۔ ۳۰ر جنوری کو بارہ سے ایک بجے تک مولانا شجاع آبادی نے جامعہ مالکیہ للبنات میں طالبات اور خواتین کے اجتماع سے خطاب کیا۔ رات عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد المینار میں سیرت النبی کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عطاء المنعم نعیم، عبدالستار گورمانی نے خطاب کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما جناب اکرام القادری نے خصوصی شرکت کی۔ ۳۱ر جنوری بعد نماز فجر امریکا سے تشریف لائے ہوئے سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت مولانا عبدالحمید مدظلہ، خانقاہ مالکیہ کے سجادہ نشین اور مجلس کے امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ سے ملاقات کی۔ مولانا عبدالحمید نے امریکا میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کی دینی تعلیم اور دیگر مسائل سے آگاہ کیا۔

اسلام آباد کل جماعتی کانفرنس

محمد فاروق قریشی

سال رواں کے فروری کا آخری دن اہم ہو گیا کہ جمعیت علماء اسلام نے اسلام آباد کے کنونشن سینٹر میں پاکستان کی مثالی کل جماعتی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ ملک کے طول و عرض میں امن و امان کی ناگفتہ بہ صورت حال کے تناظر میں طالبان کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش کے حوالے سے قومی سطح کی اے پی سی نے اس دن کو تاریخی حوالے سے معتبر بنا دیا۔

کالعدم تحریک طالبان پاکستان کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش کو دو ہفتے گزر چکے ہیں اور قومی سطح پر اس باب میں خاصی خامہ فرسائی ہو چکی ہے۔ نکتہ نظر کے حوالے سے دیکھا جائے تو اختلاف رائے کا اظہار بھی کیا گیا ہے اور چند حلقوں نے وہی بات باندازِ دیگر کہنے کی روایت بھی برقرار رکھی ہے۔ گزشتہ ہفتے عوامی نیشنل پارٹی نے بھی کل جماعتی کانفرنس منعقد کی تھی اور وہ ان کے اسکیل کے اعتبار سے بہت کافی تھی لیکن قومی سطح پر ایک تشنگی کا احساس برقرار تھا۔ جمعیت علماء اسلام کی مذکورہ کل جماعتی کانفرنس واقعتاً اپنی مثال آپ اور ''کل جماعتی'' کے قالب میں ڈھلی ہوئی محسوس ہوئی۔ معروف دانش ور جناب مجیب الرحمٰن شامی کے بقول جے یو آئی کی کل جماعتی کانفرنس دیگر کانفرنسوں کے مقابلے میں بہت آگے تھی۔

اسلام آباد کے کنونشن سینٹر میں کانفرنس کی کارروائی دیکھ کر باقاعدہ پارلیمنٹ کا گماں ہو رہا تھا۔ ملک کی تمام سیاسی، دینی اور مذہبی جماعتیں اپنی قیادت کے ساتھ بھرپور انداز میں شریک تھیں، سوائے تحریک انصاف کے۔ اس نے امن کی مشترکہ کاوش میں شریک ہونا بوجوہ پسند نہ کیا۔

جے یو آئی کے زیر اہتمام منعقدہ اے پی سی کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ قومی سطح کی سیاسی و دینی ۳۰ جماعتوں کے علاوہ قبائلی علاقوں کے ۶۰ رکنی جرگہ نے بھی شرکت کی، جرگہ کے لیڈر چیف آف وزیرستان ملک عبدالقادر خان نے باقاعدہ کانفرنس سے خطاب کیا۔ قبائلی سردار کی پشتو تقریر کا میزبان مولانا فضل الرحمٰن اردو میں ترجمہ کرتے رہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں قومی قائدین کا خیر مقدم کیا اور خبر گیری نہ کرنے پر قومی قیادت سے شکوہ بھی کیا۔ انہوں نے انتہائی دل سوز انداز میں کہا کہ ہمیں بتایا جائے کہ ہماری غلطیاں کیا ہیں، ہم اپنی اصلاح کرنے کو تیار ہیں۔ ہم انتہائی بُرے حالات میں زندگی گزار رہے ہیں کہ گھر بار اجڑ چکے ہیں اور ہر طرف خون بہہ رہا ہے، ہم پر مسلسل ڈرون حملے کیے جا رہے ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن نے ۶۰ رکنی جرگے کا مشترکہ اعلامیہ کانفرنس کے شرکاء کے گوش گزار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیورنڈ لائن کے دونوں اطراف قبائلی آباد ہیں، جو اس پٹی پر رونما ہونے والے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ امریکی موجودگی میں لڑی جانے والی جنگ ماضی سے بہت مختلف ہے۔ پارلیمنٹ نے اس بارے میں مسئلے کے حل کے لئے راہنما اصول وضع کیے تھے اور سفارش کی تھی کہ طاقت کے استعمال کو ترک کر دیا جائے اور سیاسی ذرائع سے مسئلے کا حل تلاش کیا جائے، لیکن قرارداد پر عمل نہ ہو سکا۔ ملک میں امن کا دروازہ فاٹا سے کھلتا ہے، مسجد اور حجرہ قبائلی کلچر ہے۔ ان کے نمائندوں پر مشتمل جرگہ قائم ہوا اور قبائل نے خود تجاویز دیں۔ جرگے نے اتفاق رائے سے مطالبہ کیا۔ خیبر پختونخوا حکومت نے مذاکرات کے ذریعے مسئلے کے حل کی تجویز دی، جس کا طالبان نے مثبت جواب دیا۔

قوم کے مستقبل کا معاملہ ہے، قوت طالبان اور فوج دونوں کے پاس ہے اور دونوں کو آمادہ کرنا ہے تاکہ امن قائم ہو سکے۔ حتمی روڈ میپ اور متفقہ فارمولے کے لئے جرگہ قومی قیادت کو ساتھ لے کر چلنا چاہتا ہے اور ہم نے یہ موقع فراہم کر دیا ہے۔ طالبان کی پیشکش کا مثبت جواب دیا جائے تاکہ آگے بڑھنے کا موقع ملے۔

تمام بڑی جماعتوں نے طالبان سے مذاکرات کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت طالبان کی مذاکرات کی پیشکش کا مثبت جواب دے۔ سیاسی قائدین نے فاٹا کے سیاسی مستقبل اور قیام امن کے لئے گرینڈ قبائلی جرگے کے مشترکہ اعلامیہ کی توثیق کر دی۔ قبائلی علاقوں اور خیبر پختونخوا کے شورش زدہ علاقوں میں قیام امن کے لئے پارلیمنٹ کی قراردادوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے اور پارلیمنٹ کی سفارشات کے مطابق نئی خارجہ پالیسی مرتب کرنے کا مطالبہ کیا۔ جرگے کے ذریعے تمام فریقوں کو

مذاکرات کی دعوت دے دی ہے۔حکومت سے قبائل پرڈرون حملے بند کرانے اور خونی کارروائیوں کا سلسلہ ختم کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔افغانستان میں بیرونی مداخلت بند کرنے، امریکا نیٹو افواج کے انخلاء اور افغان مسئلے کے جامع سیاسی حل کی مکمل حمایت کی گئی۔

میاں محمد نواز شریف نے اپنے خطاب میں کہا کہ وزیر اعظم ہاؤس میں چند سال پہلے اے پی سی ہوئی تھی اور معاملے کو افہام وتفہیم سے حل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔اصلاح احوال کے لئے پارلیمنٹ نے بھی متفقہ قرارداد منظور کی تھی مگر حکومت اس حوالے سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھی، اگر عمل کرلیا جاتا تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتے۔

چوہدری شجاعت حسین کا کہنا تھا کہ قبائلی علاقوں میں امن کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ قبائلیوں کی حب الوطنی پر شک نہیں کرنا چاہئے۔ جماعت اسلامی کے امیر سید منور حسن نے کہا کہ قبائلی محب وطن نہیں تو کوئی بھی محب وطن نہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم نے کہا کہ ہماری پارٹی کئی نسلوں سے دہشت گردی کا شکار ہے۔ جہاں پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے کی بات ہوگی پیپلز پارٹی ہر طرح سے تعاون کرے گی اور شانہ بشانہ کھڑی ہوگی تاہم ملک کے آئین اور قوانین کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا کہ ہمیں طالبان سے مذاکرات کرنے چاہئیں تاہم ان سے ہتھیار پھینکنے کا مطالبہ کرنا ان کے کپڑے اتروانے کے مترادف ہے، جو درست نہیں۔علامہ ساجد میر نے کہا کہ حکومت کہتی ہے کہ ڈرون حملوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں تو پھر بتایا جائے کہ کس کی ذمہ داری ہے؟ اہل سنت والجماعت کے سربراہ علامہ محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ ان کی جماعت کا کسی دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں۔

سینیٹر حاصل بزنجو نے کہا کہ کوئی مانے یا نہ مانے حقیقت یہ ہے کہ امریکا اس جنگ کا اسٹیک ہولڈر ہے اور اس سے بھی بات کرنا ہوگی۔علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ وہ طالبان سے مذاکرات کی حمایت کرتے ہیں۔ جے یو پی کے ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ امریکی غلامی سے نکلنا اور ڈرون حملوں کو روکنا ہی واحد حل ہے،اس سے مذاکرات آگے بڑھ سکتے ہیں۔اے این پی کے رہنما افراسیاب خٹک نے کہا کہ جرگے کے اعلامئے کے تمام نکات ہمارے لئے قابل قبول ہیں۔

آل پارٹیز کانفرنس اگرچہ روایت بن گئے ہیں اور گاہے بگاہے مختلف سیاسی جماعتوں کی طرف سے ایسے پروگرام ہوتے رہتے ہیں لیکن مذکورہ کانفرنس بہت مختلف اور باوقار انداز کی حامل تھی۔ ایسا شاندار پروگرام جس پر قومی جماعتوں نے بھرپور اعتماد واتفاق کا مظاہرہ کیا ہوا ایک مدت بعد قوم کو دیکھنا نصیب ہوا۔ انشاءاللہ اس کے اثرات دوررس اور دیرپا ہوں گے۔

تحریک انصاف کے علاوہ قومی سطح پر ہر سیاسی و دینی جماعت اپنے سربراہ کی قیادت میں باوقار انداز میں شریک ہوئی۔ شرکت کرنے والی جماعتوں نے عہد کیا کہ اعلامئے کی پابندی موجودہ، نگراں اور بعد میں آنے والی حکومت میں کریں گے۔ سب نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ قبائلی جرگے کی مذاکرات کے لئے سپورٹ کی جائے گی۔زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے ٹرسٹ قائم کیا جائے گا۔فوج کا کام حکم کی پابندی ہے،اس کی قیادت کا کہنا ہے جہاں ہمیں بلایا جائے گا ہماری طرف سے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی۔جن لوگوں نے ہتھیار اٹھائے فوج کی ان سے ذاتی لڑائی نہیں۔ امن وامان کے لئے سیاسی انداز میں مذاکرات کرنا ہے،فوج رکاوٹ نہیں ڈالے گی۔بات چیت کا آغاز ہوجائے تو الیکشن مہم کے دوران بھی امن وامان کی فضا قائم ہوگی۔ معروف تجزیہ کار سلیم صافی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے جتنا مرنا تھا مرگئے اب پاکستان کو بچانا ہے۔قبائلیوں کی بات آج نہ سنی گئی تو پھر یہ قبائلی بھی ہاتھ نہ آئیں گے۔ طالبان سے مذاکرات کا یہ آخری موقع ہے۔قومی قیادت فوری طور پر ایک کمیٹی قائم کرے جو قبائلی علاقوں کا دورہ کرے۔

مولانا فضل الرحمن نے صرف کانفرنس کے انعقاد پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جمعہ کی شام پشاور میں قبائلی سرداروں اور گورنر سے ملاقات کا اہتمام کیا، یہ سلسلہ جاری ہوچکا ہے اور مسلسل رواں رہے گا، تاوقتیکہ ملک میں امن وامان کا دور دورہ ہوجائے۔انشاءاللہ۔

(روزنامہ اسلام کراچی،۳۰؍مارچ ۲۰۱۳ء)

فتنہ گوہر شاہی کو علماء بے نقاب کریں: مولانا توصیف

گھارو(نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے جامع مسجد مدینہ چانڈیہ محلہ گھارو نمبرا میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام علماء کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فتنہ گوہر شاہی وقادیانیت اور دیگر فتنوں کے خلاف میدان میں آئیں۔انہوں نے کہا کہ اس ملک میں پرویزیت، بہائیت اور قادیانیت جیسے ایمان کش فتنے پہلے سے موجود تھے کہ اب گوہر شاہی عقائد کا زہر امت مسلمہ کے وجود میں پھیلنے لگا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی،۴؍مارچ ۲۰۱۳ء)

سندھ اسمبلی کا احسن اقدام!

مولانا محمد علی صدیقی، میر پور خاص

گزشتہ دنوں مذہبی حلقوں اور دینی سوچ رکھنے والے حضرات میں اس خبر نے اضطراب اور بے چینی پیدا کردی کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے اقلیتی نمائندہ وزیر سلیم خورشید کھوکھر نے سندھ اسمبلی میں قانون ۲۹۵۔بی اور ۲۹۵۔سی کے خلاف تحریک التوا پیش کی کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔

اس تحریک کو سندھ اسمبلی میں ساتواں نمبر دیا گیا، اخبارات میں خبر شائع ہوئی تو راقم نے سوچا کہ یہ تو بہت برا ہو رہا ہے۔

اس طرح الیکشن سے قبل ایک محاذ کھڑا ہوجائے گا، راقم کے جو بھی جاننے والے تھے خصوصاً حافظ زبیر احمد میمن ٹنڈو غلام علی سے عرض کیا۔ پی پی میں سندھ اسمبلی جناب محمد نواز چانڈیو اور مولانا محمد غزالی ڈگری والوں سے عرض کیا جناب میر محمد حیات تالپور اور جے یو آئی کے رہنما محمد اعظم جہانگیری سے درخواست کی کہ جناب نثار احمد کھوڑو سے رابطہ کریں اور ان کو مجبور کیا جائے کہ اس تحریک کی مخالفت کریں اور اپنے اقلیتی وزیر سلیم خورشید کھوکھر کو تحریک واپس لینے پر مجبور کیا جائے۔ دوسری طرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا توصیف احمد، مولانا مفتی محمد طاہر حمادی کو عرض کیا کہ اخبارات میں خبریں چلائیں اور سب کی طرف سے احتجاج ریکارڈ کرائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ سے دعاؤں کی درخواست کی۔ خود مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین کے ہمراہ نواب شاہ کے گردونواح میں احتجاج ریکارڈ کرایا، اس لئے کہ ۸؍مارچ کو نواب شاہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں پروگرام ہو رہے تھے۔

چنانچہ جن حضرات کے ذمہ سندھ اسمبلی پی پی کے رہنماؤں سے درخواست کی ذمہ داری لگائی تھی انہوں نے ان حضرات تک مسلمانوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جذبات کی خوب ترجمانی کی۔ ۲۸؍فروری کو سندھ اسمبلی کے اجلاس میں جب اس تحریک کا نمبر آیا تو جناب محمد ایاز سومرو جو سندھ اسمبلی میں پی پی کے وزیر قانون ہیں، انہوں نے ہی اس تحریک کو آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ یہ... سلیم خورشید کھوکھر... آئے دن کوئی نہ کوئی نئی بات پیش کردیتا ہے، حالانکہ فیصلہ ہوا ہے کہ جب بھی کوئی تحریک پیش ہو تو وزیر اعلیٰ سندھ جناب قائم علی شاہ اور وزیر تعلیم پیر مظہر الحق سے مشورہ کیا جائے، لہٰذا ان دونوں سے مشورہ نہیں ہوا، اس لئے اس کو مسترد کیا جائے تو سندھ اسمبلی کے اسپیکر جناب نثار کھوڑو نے یہ بات کہہ کر کہ اس کے لئے تحریک کی ضرورت نہیں تھی، قرارداد بھی لائی جاسکتی تھی اور توہین رسالت کے کئی مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں، اس لئے اس تحریک کو مسترد کردیا۔ الحمدللہ! جناب کی توجہ، دعائیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب کی تڑپ رنگ لائی۔ سندھ اسمبلی نے اس تحریک کو مسترد کرکے بہت ہی احسن اقدام کیا ہے۔

لیہ میں ختم نبوت کانفرنس سے علماء کا خطاب

لیہ (رپورٹ: عبدالستار حیدری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد کربال میں یکم فروری کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا محمد حسین مدظلہ نے کی۔ کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست جمعہ سے قبل منعقد ہوئی، جس سے مولانا عبدالقادر ڈیروی نے خطاب کیا، آپ کا خطاب جمعہ تک رہا۔ نیز خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ بھی موصوف نے پڑھائی۔ دوسری نشست بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی جس سے ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری حسنی مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا، نعتیہ کلام محمد حنیف نے پیش کیا۔ تیسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، عبدالستار حیدری و دیگر نے خطاب کیا۔ مولانا کا خطاب رات گئے تک جاری رہا۔ قبل ازیں مولانا اللہ وسایا نے کوٹ سلطان مولانا عبدالغفور گورمانی کی دعوت پر جمعہ کا خطبہ دیا، جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد حافظ آباد میں مولانا قاری محمد اسلم نیازی کی دعوت پر جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ عبدالستار حیدری، مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ساتھ تھے۔ ختم نبوت کانفرنس کی نقابت و انتظامات قاری عبدالشکور گروال نے بحسن وخوبی سر انجام دیئے۔ ۳۱؍جنوری کو بلال جامع مسجد میں ولادت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس سے قاری عبدالشکور، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ریحان محمود فیصل آبادی نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال، فضل وکمال، اسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ الحمدللہ! تمام پروگرام کامیاب ہوئے۔

معلوم نہیں کہ اقلیتی وزیر کو کون سی ضرور پیش آ گئی تھی کہ اچانک یہ تحریک پیش کی اور مشورہ بھی نہیں کیا اپنی پارٹی سے، ہر مسلمان اس بات کو جانتا ہے کہ جو بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے اس قانون کے تحت کیس درج ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ قانون ناموس رسالت غیر مسلموں کے خلاف نہیں بلکہ ان کے خلاف ہے جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی توہین کرتا ہے، اس کے خلاف ہے۔ اس پر بے شمار واقعات ایسے ہیں، اگر کسی مسلمان نے بھی توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں نے اس کے خلاف اس قانون کے تحت کیس درج کرایا ہے۔

اس کی مثال اندرون سندھ کے ضلع سانگھڑ میں ملاح برادری کے آدمی اور حیدرآباد میں نصر اللہ خان ہیں جنہوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا، اسی قانون کے تحت مقدمہ درج کیا اور یہ کیس علماء کرام حیدرآباد لڑ رہے ہیں۔

اور یہ بات بھی یاد رکھی جائے جو بھی توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی شمار ہوتا ہے، یہ بھی یاد رکھا جائے کہ قانون صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں بنوایا بلکہ جو بھی کسی نبی کی توہین کا ارتکاب کرے گا، اسی قانون کے تحت مقدمہ درج کیا جائے گا اور اسی کے تحت سزا ہوگی اور وہ سزا سزائے موت ہے۔

ویسے بھی یہ قانون ملزم کو تحفظ دیتا ہے اس لئے کہ تمام انبیاء کی عزت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے اور یہ قانون موجود ہے تو توہین کا ارتکاب کرنے والے کو کچھ تحفظ ہے، وہ اس طرح کہ جب کوئی توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے لوگ مشتعل ہوجاتے ہیں، قانون موجود ہے پولیس آتی ہے اس ملزم کو گرفتار کرتی ہے، ایف آئی آر درج ہوتی ہے، مقدمہ عدالت میں جاتا ہے، گواہ پیش ہوتے ہیں، اس پر وکلاء بحث کرتے ہیں، جج فیصلہ سناتا ہے، آج تک ان کیسوں میں جو بھی فیصلہ ہوا اس کے تحت کسی کو بھی پھانسی نہیں ہوئی اور اگر قانون موجود نہ ہو تو پھر پولیس بھی بے بس اور عدالت بھی کچھ نہیں کرسکتی، جہاں توہین ہو وہاں عوام خود بخود عدالت لگائے گی اور فیصلہ کرے گی، ملزم قتل اور قاتل ۳۰۲ کے تحت اندر۔ لہٰذا قانون ناموس رسالت ملزموں کے لئے تحفظ ہے اور جو اقلیتی نمائندے اس قانون کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ ان لوگوں کے خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ ہیں۔

یہ کہنا کہ یہ قانون غلط استعمال ہو رہا ہے، لوگ ذاتی دشمنیاں نکال رہے ہیں، اس بات کے ہم بھی مخالف ہیں اور پھر عدالت میں ثابت کریں کہ ذاتی دشمنی ہے اور عدالت میں کیس بھی اس لئے بھیجا جاتا ہے اور بھی تو بہت سے قانون ایسے ہیں، جہاں ذاتی دشمنیاں نکالی جاتی ہیں اور اس میں ۳۰۲ اور ۳۰۷ کے قوانین ایسے ہیں جس میں بہت ہی بے گناہ لوگوں کو اس قانون کے تحت جیل بھیج دیا جاتا ہی، کیا کبھی ان اقلیتی نمائندوں نے اس پر احتجاج کیا ہے؟ کیا اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے؟ لہٰذا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اقلیتی نمائندوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے انارکی کی فضا قائم نہ کریں، اقلیت کے حقوق کی ضرور بات کریں جو ان کا حق ہے ۱۹۷۳ء کے قانون کے تحت ان کے جو حقوق رکھے ہیں۔ کیا کبھی انہوں نے اس بات پر احتجاج کیا ہے کہ امریکا اور برطانیہ میں مسلمان اقلیت میں ہیں اور وہاں ان کو حقوق نہیں مل رہے ہیں؟ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے دفتر پر شرپسندوں کا حملہ

۳ افراد نے آدھی رات کو دروازہ نہ کھولنے پر احاطے میں توڑ پھوڑ کی

قادیانیوں کی حرکت ہوسکتی ہے، مبلغ مفتی محمود الحسن/ برطانیہ کے علماء کرام کی جانب سے اظہار مذمت

لندن (نیوز ڈیسک) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے دفتر پر آدھی رات کو نامعلوم شرپسندوں نے حملہ کردیا اور توڑ پھوڑ کی جس سے مسجد کے شیشوں کو بھی نقصان پہنچا، گزشتہ رات ساڑھے ۱۲ بجے ۳ نامعلوم شرپسندوں نے دفتر کے بیرونی احاطے میں داخل ہوکر دفتر کے دروازے پر دستک دی، دروازہ نہ کھولے جانے پر شرپسندوں نے جن کی تعداد ۳ تھی، توڑ پھوڑ شروع کردی اور مسجد کے شیشوں کو نقصان پہنچایا، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی محمود الحسن اندر موجود تھے، انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ یہ قادیانیوں کی حرکت ہوسکتی ہے، دروازہ کھول دیا جاتا تو شرپسندوں کی جانب سے بڑے نقصان کا خدشہ تھا۔ انہوں نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یورپ میں اسلام قبول کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان اور قادیانیوں کے تائب کی وجہ سے قادیانی بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور اوچھی حرکتوں پر اتر آئے ہیں تاہم ایسے طریقوں سے اسلام کی حقانیت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا، ایسی حرکتوں سے اسلام مزید پھیلے گا، برطانیہ بھر کے علماء کرام اور مذہبی جماعتوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر حملے کی مذمت کی۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳۰ مارچ ۲۰۱۳ء)

ہماری موجودہ درماندگی کا مداوا!

احمد معاویہ اشرفی

اس وقت ملک کے مجموعی حالات جس غیر اطمینان بخش کیفیت سے دوچار ہیں،اس نے ہر ذی شعور کو ذہنی وقلبی ہیجان میں مبتلا کر رکھا ہے۔طرح طرح کے شدائد وتکالیف میں پوری قوم جکڑی ہوئی ہے۔ہر طرف بے سکونی وبدامنی اور بے چینی نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔بے لگام گرانی،انسانی جان کی ارزانی اور بڑھتی ہوئی مفلسی نے قوم کے ہر طبقے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے،جب کہ قلبی مایوسی اور فکری انتشار نے عملی طور پر ہمیں مفلوج کر دیا ہے۔

عمومی صورت حال یہ ہے کہ ہر شخص حالات کا ذمہ دار دوسرے کو ٹھہرانے میں لگا ہوا ہے،ہر فرد اجتماعی وانفرادی مصائب وآلام کا دوش دوسرے کو دے رہا ہے،ہر کوئی اپنی پاکی داماں کی حکایت بیان کرنے میں لگا ہوا ہے۔اگر ایک طرف حکمرانوں اور ارباب منصب واقتدار کی بے حسی اور نااہلی اپنا رنگ دکھا رہی ہے تو دوسری جانب ہمارے عمومی مزاجوں میں موجود جھوٹ،دھوکا،خیانت اور شخصی واجتماعی حیثیتوں میں مفوضہ فرائض کے سلسلے میں کوتاہی جیسے اخلاقی امراض،ہمارا ملی وجود اور قومی تشخص گہنا رہے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اس وقت معاشرے پر سرسری نظر دوڑانے سے جو صورت اُبھر کر سامنے آتی ہے،وہ من حیث القوم ہماری تنزلی اور پستی کی مکمل داستان سنا رہی ہے۔

بلاشک وشبہ مادر وطن پوری دنیا میں اپنے نظریاتی تشخص کے باعث ایک منفرد اور بلند مقام رکھتی ہے۔اس کی بنیاد جس پاک کلمے پر رکھی گئی تھی،آج بھی وہی اس کی پہچان اور تعارف ہے۔عالم اسلام ”پاکستان“ کو ایک قائد اور لیڈر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔دنیا بھر کے لاکھوں مظلوم مسلمان پاک سرزمین کو اپنی امیدوں کا مرکز ومرجع سمجھتے ہیں۔اللہ ربّ العالمین نے وطن عزیز کو جہاں معدنی وقدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے،وہاں اس کی جھولی میں ایسے تابندہ اور درخشندہ ستارے بھی موجود ہیں،جن کی خدمات وصلاحیتوں کی ایک دنیا قائل ہو چکی ہے۔یہی وجہ ہے کہ کفر اور اہل کفر کی روز اول سے یہ مذموم کوشش اور نامشکور سعی رہی ہے کہ وہ اس خداداد سرزمین کو تہس نہس کر دیں۔ہمارے پیارے ملک سے اس کا وقار ومقام چھین لیں۔ملکی تاریخ کے گزرے چھ عشرے،اپنے اندر ایسی بہت سی کہی اَن کہی داستانوں کو چھپائے ہوئے ہیں۔سقوط مشرقی پاکستان ہو یا امریکا کی نام نہاد انسداد دہشت گردی میں شراکت داری،مسئلہ کشمیر ہو یا بلوچستان،کراچی میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال ہو یا شمالی علاقہ جات میں امریکی ڈرون حملے،سانحہ ایبٹ آباد ہو یا سانحہ سلالہ چیک پوسٹ،غرض کون سا موقع اور مقام ہے جہاں بدی کے ہرکاروں نے ارض پاک کو زک اور نقصان پہنچانے سے چوک کی ہو؟۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ چالاک دشمن کی طرف سے کہیں اہل وطن کے فکری ونظریاتی رُخ کو موڑنے کی سازش کی گئی تو کہیں عصبیت ولسانیت کا سحر پھونکا گیا۔حیرت ہوتی ہے کہ وہ قوم جس نے کلمہ طیبہ کی بنیاد اور نعرے پر یہ ملک حاصل کیا،آج باہمی افتراق وتشتت اور آویزش کا شکار ہے۔جس دین کے ماننے والوں کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا،امروز اُسی کے نام لیوا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آرہے ہیں،جگہ جگہ رنگ ونسل اور قوم وقبیلہ کو علامت وپہچان بنا کر حقوق کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔اسلامی بھائی چارگی،روحانی اُخوت ومحبت اور ایمانی اتحاد واتفاق کی فضا ناپید ہے۔

اسی طرح مکار اعدائے ملت ودین نے مغرب زدہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے،قوم کے اذہان وافکار کی تطہیر کا کام بھی مسلسل جاری رکھا ہوا ہے۔مادر پدر آزاد الیکٹرانک میڈیا اپنی اسکرین پر ایسے ایسے حیا سوز اور ایمان کُش مناظر پیش کررہا ہے،جس کا تصور ایک اسلامی معاشرے میں محال سمجھا جاتا ہے۔ہماری نسل نو فحش اور جنسی انارکی پر مشتمل فلمیں،ڈرامے اور شو دیکھ کر جہنم کے جس گڑھے میں گر رہی ہے،اس کا تصور ہی روح کو زخمی کر دیتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مادیت پرستی اور ظاہر بینی کے مظاہر کو اس قدر عام کیا گیا کہ اخلاقی اور باطنی قدریں فنا ہو کر رہ گئیں ہیں۔

عامۃ الناس کو اہل اللہ،علماء اور صلحاء سے کاٹ کر ایسی پتنگ کی مانند بنا دیا گیا ہے،جس کو لوٹنے کے لئے ابلیسی چیلے ہر جگہ موجود ہیں۔غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کر کے خیر کے مراکز کو دہشت گردی

کے اڈے قرار دے دیا گیا ہے۔داڑھی ٹوپی اور پگڑی کو ہدف تنقید بنادیا گیا ہے،جس کا افسوس ناک نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ شعائر دین اور اہل دین کی عظمت وعقیدت قلوب سے نکل گئی ہے۔دین سے دوری،شریعت مطہرہ کے احکام سے غفلت اور اسوہ حسنہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بے اعتنائی نے ہمیں اس عقاب خداوندی میں مبتلا کردیا ہے کہ جس کا مشاہدہ اس دم ہر آنکھ کر رہی ہے۔

اس میں دورائے نہیں ہوسکتیں کہ ان تمام اندھیریوں اور مایوسیوں کی موجودگی میں اگر اُمید کی کوئی کرن ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرماں برداری اور وفاشعاری ہے۔سچے دل سے توبہ اور ندامت وشرمندگی کے آنسو بہا کر رب تعالیٰ کی مرضی حاصل کی جاسکتی ہے۔قرآن وسنت کے مطالعے سے صاف پتا چلتا ہے کہ رحمت خداوندی سے ناامیدی ایک صاحب ایمان کے لئے حرام ہے۔

جب تک مسلمان استغفار،رجوع اور انابت الی اللہ کو حرز جان بنائے رکھتے ہیں،خداتعالیٰ کی رحمت اور عنایت ان پر برابر متوجہ ہوتی رہتی ہے،ان کے دشمن کی ہر سازش ناکام ونامراد ہوجاتی ہے اور پھر اللہ رب العالمین بذات خود اہل ایمان کی نصرت وامداد فرماتے ہیں۔لیکن اس کے لئے پہلی اور آخری شرط یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات اور سنت مطہرہ کی پابندی، پاسداری اور التزام کو اپنا شعار بنالیں۔امر واقعہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کی پیروی اور اتباع ہی اس مشکل گھڑی سے ہمیں نجات دے سکتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کا خود محاسبہ واحتساب کرے۔ہر چھوٹا بڑے کو اور بالادست ماتحت کو مطعون کرنے کی بجائے اپنے کردار وعمل کا جائزہ لے۔آخرت کا یقین واستحضار اور حق تعالیٰ کے حضور جواب دہی کا یقین دلوں میں جاگزیں کیا جائے، تو یقیناً ہماری موجودہ درماندگی محتاجگی اور بے سروسامانی کا مداوا ہوسکتا ہے۔☆☆☆

مولانا اللہ وسایا کے تبلیغی اور دعوتی اسفار

پاکپتن (قاری محمد اصغر عثمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ گزشتہ دنوں تبلیغی واصلاحی دورہ پر پاکپتن تشریف لائے۔مولانا عبدالحکیم نعمانی،قاری محمد انور اور قاری محمد اشفاق نے گرم جوشی سے آپ کو خوش آمدید کہا۔دارالعلوم حنفیہ فریدیہ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے ایمانی وعرفانی خطاب کیا۔کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ پاکپتن شریف کے نواحی علاقہ جات چک سردول اور اڈا رنگشاہ پر قادیانیوں کی شرانگیز ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔انہیں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنایا جائے۔کراچی میں علماء کرام اور مذہبی راہنماؤں کی ٹارگٹ کلنگ میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزادی جائے۔کانفرنس میں تعزیتی قرارداد کے ذریعے مجلس کے مقامی راہنما سردار محمد بیگ غازیؒ کی تحریکی ومذہبی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا بھی کی گئی۔

کانفرنس سے فراغت کے بعد مولانا اللہ وسایا نے موصوف مرحوم کے گھر ان کے بیٹوں سے تعزیت کی اور لواحقین وپسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔رات کا قیام مدرسہ فیض القرآن ملکہ ہانس کے بانی ومہتمم مولانا حبیب اللہ کے پاس رہا۔نماز فجر کے بعد مدرسہ کی جامع مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت اور فضائل درود شریف کے موضوع پر ایمان پرور بیان ہوا اور وہاں سے ساہیوال کے تبلیغی وتنظیمی سفر پر روانہ ہوئے۔جامعہ محمدیہ کوٹ 85/6-R کے مہتمم مولانا قاری عبدالجبار،مولانا محمد عمران اشرفی آپ کے انتظار میں پہلے ہی سے چشم براہ تھے۔تھوڑی دیر جامعہ محمدیہ میں قیام اور خاطر مدارت کے بعد جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لئے جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن پہنچے۔مفتی ساجد الرحیم اور محمد آصف راجپوت اور ان کے رفقاء کرام نے جامع مسجد کے باہر شاندار استقبال کیا۔جامع مسجد بلال میں جمعۃ المبارک کے عوامی اجتماع سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت کے موضوع پر ولولہ انگیز خطاب کیا اور فتنہ قادیانیت کی تباہ کاریوں پر بھی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔نماز جمعہ سے فراغت کے بعد جامعۃ الحسن فرید ٹاؤن کے بانی اور معروف عالم دین مفتی ساجد الرحیم کی طرف سے دیئے گئے اعزازیے میں شرکت کی۔جہاں سماجی ومذہبی شخصیات بھی موجود تھیں۔اس موقع پر شرکاء سے گفتگو میں فرمایا کہ ناموس رسالت اور ختم نبوت کی حفاظت کرنا ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پرسنل باڈی گارڈوں میں اپنا نام درج کرانے کے مترادف ہے اور اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کرنے والوں کو ہر وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں رہنے کا شرف حاصل رہتا ہے۔مفتی ساجد الرحیم نے مدرسہ کی پروگریس رپورٹ پیش کی۔مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ان کی اخلاص بھری محنت کو سراہا اور ادارہ کی ترقی کے لئے دعا گو رہے۔اس کے بعد آپ نے جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے ناظم مولانا طارق مسعود اور مولانا نافع مسعود سے طویل ملاقات کی اور بیت اللہ شریف کے تذکروں اور حرمین شریفین میں جدید توسیعی منصوبہ پر گفتگو سے لطف اندوز ہوتے رہے۔مولانا نافع مسعود کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔مولانا نافع مسعود نے آب زمزم اور مدینہ طیبہ کی کھجوروں سے تواضع کی۔شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ان دعوتی اسفار میں مولانا عبدالحکیم نعمانی بھی ساتھ رہے۔

فدائے ختم نبوت

حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی رحمہ کا وصال

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۱۴؍فروری ۲۰۱۳ء جمعرات کو کراچی ہسپتال میں پیرطریقت شیخ کامل حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی انتقال فرماگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد یحییٰ مدنی ۱۹۲۹ء میں مردم خیز دھرتی لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔تقسیم ملک کے بعد آپ کا گھرانہ کراچی میں منتقل ہوا۔مولانا یحییٰ مدنی آغاز جوانی سے تبلیغی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوگئے۔تبلیغی جماعت کے امیر ثانی حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کے آپ مرید صادق اور عاشق زار تھے۔حضرت جیؒ کی وفات کے بعد برکۃ العصر ریحانۃ الہند حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے آپ نے تجدید بیعت کی اور پھر خلیفہ مجاز بنے۔حضرت شیخ الحدیثؒ کے کراچی میں آپ میزبان اور تمام تر پروگراموں کے گویا انچارج ہوتے تھے۔آپ کو بڑی عمر میں دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہوا۔۱۹۷۴ء میں دورہ حدیث شریف کیا۔مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان اور آپ دورہ حدیث شریف کے ساتھی تھے اور خوب بھائی چارہ اور تعلق خاطر کا مخلصانہ ومحبانہ تعلق تھا۔جسے دونوں حضرات اپنی اپنی عمر میں نبھاتے رہے۔جب آپ نے کراچی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے دورہ حدیث کی تکمیل کی تب جامعہ کے بانی شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی ولی حسنؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ ایسے حضرات جامعہ کے افق پر اپنے علم کے گلشن کو صدا بہار کئے ہوئے تھے۔مولانا یحییٰ مدنی نے ان سب حضرات سے اکتساب فیض کیا۔

آپ کے دورہ حدیث شریف کے سال حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ہونے کے ناتے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کل پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔پورے ملک میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء برپا تھی جو پاکستان کی تاریخ میں پرامن جدوجہد کی آئینہ دار تھی۔حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے کراچی میں تحریک کے بانکپن کو قائم رکھنے کے لئے شب وروز ایک کردیئے۔تعلیم سے فراغت کے بعد کراچی کی مساجد میں پہنچ جاتے اور نماز کے بعد ایمان پرور بیانات سے لوگوں کے جذبہ ختم نبوت کو خوب رنگ وروغن کرتے۔یوں بیسیوں مساجد میں ہزارہا لوگوں کو تحریک کے لئے متحرک کرتے۔بلامبالغہ ۲۹؍مئی سے ۷؍ستمبر تک لاکھوں لوگوں کو آپ حضرات نے تحریک ۱۹۷۴ء کے لئے سرگرم عمل کردیا۔مولانا محمد یحییٰ مدنی اکثر خود راقم کے سامنے بڑے مزے سے اس تحریک کی آپ بیتی کی داستان عشق ووفاء بیان کرتے تو خود بھی گلوگیر میں ہو جاتے اور سامعین کو بھی نمناک کردیتے۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ایسے فرائض کا تعلق رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال مبارک سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق خود ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔اعمال کی بجاآوری اعضاء سے تعلق رکھتی ہے۔جس طرح اعضاء پر جان مقدم ہے۔تمام فرائض پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا مسئلہ مقدم ہے۔عقیدۂ ختم نبوت کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی کمال سے ہے اور پھر قادیانیت کا وجود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت پرمبنی ہے۔(معاذ اللہ) اس کا منطقی تقاضہ یہ ہے کہ جو شخص جتنا بڑا عاشق رسولؐ ہوگا، اسے اتنا زیادہ قادیانیت سے نفرت اور ختم نبوت سے والہانہ عشق ہوگا۔یہی حال میرے ممدوح حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی کا تھا۔آپ فدائے ختم نبوت تھے۔۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں کراچی سے ٹرین کے ذریعہ جو وفد ۲۶؍اپریل کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی میں شرکت کے لئے روانہ ہوا۔مولانا محمد یحییٰ مدنی اس وفد کے امیر تھے۔مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا مفتی نظام الدین، مولانا مفتی محمد جمیل خان کے بعد قدرت حق نے آپ کو کراچی میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا منارہ بنادیا۔آپ نے ختم نبوت کانفرنس شاہی مسجد لاہور، ختم نبوت کانفرنس چناب نگر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی اجلاس مجلس شوریٰ منعقدہ خانقاہ سراجیہ میں بارہا شرکت فرمائی۔مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ کے بعد آپ کراچی مجلس کے سرپرست چنے گئے۔عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے خدام آپ کی مثالی محبتوں کا محور ومرکز ہوتے تھے۔بارہا اپنے ادارہ معہد الخلیل

بہادر آباد میں ختم نبوت کے عنوان پر کورس کراتے۔ طلباء وطالبات میں بیان ہوتے۔ آپ کی محبتوں کا یہ عالم ہوتا تھا کہ بیان کے پورے دورانیہ کے دوران شریک محفل رہتے۔ اپنے اساتذہ، طلباء، فرزندان گرامی وعزیز واقارب، متوسلین منتسبین شاگردوں اور نمازیوں کو فرداً فرداً ذاتی طور پر ان پروگراموں میں شرکت کا پابند کرتے۔

سہ ماہی پروگرام جو ایک شادی ہال گل بہار لان بہادر آباد میں منعقد ہوتا اس کی آپ ہمیشہ صدارت فرماتے۔ آپ نے معہد الخلیل بہادر آباد کراچی کو حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے نام سے معنون کیا۔ آپ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی تصانیف کو اہتمام کے ساتھ اپنے ادارہ سے شائع کر کے عام کیا۔ آپ نے بیک وقت تدریس، تبلیغ، بیعت وارشاد، محافل ذکر وبیان، دینی اداروں کے قیام وسرپرستی، نشر واشاعت، چھوٹوں کی سرپرستی غرضیکہ نامعلوم کتنے خیر کے کام تھے جو آپ نے جاری کر رکھے تھے۔ ہر سال حج پر جانا آپ کی زندگی کا گویا معمول قرار دیا جاسکتا ہے۔ گزشتہ سال ختم نبوت کانفرنس چناب نگر حج سے کچھ ہفتے پہلے منعقد ہوئی۔ آپ کانفرنس میں آغاز سے قبل تشریف لائے، اختتام پر تشریف لے گئے۔ آپ نے بیان بھی فرمایا، ایک اجلاس کی صدارت کو بھی عزت بخشی، کانفرنس پر سدابہار نظر آتے تھے۔ آپ کی ایک ایک ادا سے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ٹپکتا تھا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے بیسیوں حفظ وکتب کے وفاقی طلباء کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے سندات دیں۔ اس دوران آپ کی طبیعت پر بے نفسی ومحبت کا ایسا غلبہ ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے فرمایا کہ آپ مدرسہ ختم نبوت کے طلباء میں میرا نام بھی شامل کریں۔ رجسٹر داخل میں میرا نام ضرور درج کریں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری پر رقت طاری ہوگئی کہ حضرت آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس وقت تو آپ کو شیخ الکل اور رأس المال کا درجہ حاصل ہے۔ لیکن آپ کا اصرار اس حد تک بڑھا کہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے نہ صرف وعدہ کیا بلکہ مدرسہ کے صدر المدرسین مولانا غلام رسول دین پوری کو تعمیل ارشاد کے لئے بھی فرمایا۔ غرض مولانا یحییٰ مدنی خوبیوں اور خیر کا منبع وچشمہ تھے۔ آپ سے حق تعالیٰ نے بہت ہی کام لیا۔ وہ کیا گئے تاریخ کا ایک سنہری باب مکمل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صحیح معنوں میں حضرت کے علوم کا وارث بنائے، وکار خیر ہائے کو جاری رکھنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

☆☆..............☆☆

"دردمند خاتون"

آٹھویں قسط

مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدظلہ

درود شریف کے متعلق:

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

"ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔" (پارہ:۲۲)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، نبی علیہ السلام پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور سلام نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔"

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اللہ پاک نے مجھے فرمایا: "صلی اللّٰہ علیک وعلی محمد"... درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ تجھ پر اے مرزا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر...." (تذکرہ مجموعہ مکاشفات والہامات مرزا، ص:۷۷۴)

"وتصلی علیک الارض والسماء"... اے مرزا تجھ پر زمین اور آسمان درود بھیجتے ہیں...." (بحوالہ مذکور، ص:۱۶۸)

بس آیت: "یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا از حد ضروری ہے۔

(رسالہ درود شریف تالیف محمد اسماعیل قادیانی)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

"قل یا ایھا الذین انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً." (پ:۹)

ترجمہ: "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرمادیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "قل یا ایھا الذین انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً"... اے مرزا آپ فرمادیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں...." (تذکرہ، ص:۳۶۰)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین." (پ:۱۷)

ترجمہ: "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (تذکرہ، ص:۳۹۶،۸۳)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی."

ترجمہ: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے نہیں بولتے۔" یعنی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بولنا مگر وحی جو کی گئی، کسی نے خوب کہا:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مرزا کہتا ہے:

"میرے حق میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی"... مرزا بھی اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے جو کچھ بولتے ہیں خدا کی وحی کی ہوئی ہے...." (تذکرہ، ص:۳۸۸،۶۰۶)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیرا." (الاحزاب)

ترجمہ: "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بلانے والے ہیں اللہ کی طرف اور ہیں آپ چمکتے ہوئے چراغ۔"

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا: "وداعیا الی اللّٰہ باذنہ وسراجاً منیرا"... مرزا بلانے والے ہیں، اللہ کی طرف اور ہیں چمکتے ہوئے چراغ...." (تذکرہ، ص:۵۳)

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

"سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ." (الاسراء:۱)

ترجمہ: "پاک ذات ہے وہ جو لے گیا اپنے بندہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ مسجد اقصیٰ

کہ جس کے گرد ہم نے برکت پھیلا رکھی ہے تاکہ دکھائیں اپنے بندے کو اپنی نشانیاں۔“

یہ معراج کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ مسجد اقصیٰ سے آسمانوں پر تشریف لے گئے اور پھر جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کو لے جانا منظور تھا، آپ پہنچے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”میرے حق میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:”سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً“ ...مبارک ہے وہی خدا جس نے ایک رات میں (اے مرزا) تجھے سیر کروادی...“(تذکرہ،ص:۲۲۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔“ (البقرہ)

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دیجئے اگر تم چاہتے ہو محبت اللہ سے تو میری فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ مجھے بھی فرمایا ہے:”قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ“...اے مرزا! لوگوں سے کہہ دو اگر تم چاہتے ہو محبت اللہ سے تو میری (مرزا کی) فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے...“ (تذکرہ،ص:۳۶،۶۲،۱۸۲،۲۰۵)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ یداللّٰہ فوق ایدیھم۔“ (پ:۲۶)

ترجمہ:”جو لوگ آپ (یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے میرے حق میں بھی یہی فرمایا ہے:”ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ“...اے مرزا جو لوگ آپ سے بیعت ہوتے ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت ہوتے ہیں...۔“ (تذکرہ،ص:۲۶۸)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر۔“

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح کھول دی ہم نے آپ کے واسطے تاکہ معاف کرے، اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے:”انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وماتاخر“...اے مرزا! ہم نے فتح کھول دی، آپ کے واسطے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرماویں۔“ (تذکرہ،ص:۲۸۱،ترجمہ:۲۸۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”انا اعطینک الکوثر“ (الکوثر)

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو خیر کثیر اور حوض کوثر عطا کیا ہے۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے:

”انا اعطینک الکوثر۔“

ترجمہ:”اے مرزا ہم نے آپ کو خیر کثیر اور حوض کوثر عطا کیا ہے۔“ (تذکرہ،ص:۳۲۲)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔“

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! قریب ہے کہ کھڑا کردے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں۔“

مقام محمود شفاعت عظمیٰ کا مقام ہے، جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تو تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عرض کرکے خلقت کو تکلیف سے چھڑائیں گے۔ اس وقت ہر شخص کی زبان پر آپ کی تعریف ہوگی اور اللہ تعالیٰ بھی آپ کی تعریف فرماویں گے گویا شان محمدیت کا پورا پورا ظہور اس وقت ہوگا۔ (تفسیر عثمانی،ص:۳۷۶)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے:

”عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محموداً۔“

ترجمہ:”اے مرزا قریب ہے کہ کھڑا کردے تجھے تیرا رب مقام محمود میں۔“ (تذکرہ،ص:۴۳۶)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”انک لعلیٰ خلق عظیم“

”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پیدا ہوئے ہو بہت بڑے خلق پر۔ حدیث شریف میں وارد ہے:”انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق“... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھے اخلاق اور محاسن افعال کی تکمیل اور تتمیم کے لئے بھیجا ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”انک لعلیٰ خلق عظیم“...”اے مرزا آپ خلق عظیم پر پیدا ہوئے ہو...۔ خدا وہ خدا ہے جسے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا) تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“ (روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۴۲۶، تصنیف مرزا، الحکم ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔“

ترجمہ:”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے پھر قریب تر ہوئے پس رہ گیا، فاصلہ دو کمانوں کا بلکہ اس سے بھی کم پھر بات کی اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو صیغہ راز میں رہی اللہ تعالیٰ کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین۔“

یہ سب کچھ معراج کی رات ہوا۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”یہ واقعہ مجھے بھی پیش آیا، اللہ پاک نے فرمایا:”ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ“... مرزا قریب ہوئے پھر قریب تر ہوئے پھر رہ گیا، فاصلہ دو کمانوں کا بلکہ اس سے بھی کم...“ (تذکرہ،ص:۳۶۹)

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

”انک علی صراط مستقیم“

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بے شک سیدھی راہ پر ہیں۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”انک علی صراط مستقیم“... اے مرزا بے شک تو سیدھی راہ پر ہے...“ (تذکرہ،ص:۷۸)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ان شانئک ہو الابتر“

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا دشمن ہے بے پچھا ذلیل۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”ان شانئک ہو الابتر“... اے مرزا! آپ کا دشمن ہے بے پچھا ذلیل۔“ (تذکرہ،ص:۳۶۹،۷۴۴)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ویتم نعمتہ علیک“

ترجمہ:”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر میں اپنی نعمت پوری کروں گا۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے:

”ویتم نعمتہ علیک“

ترجمہ:”اے مرزا! میں اپنی نعمت آپ پر پوری کروں گا۔“ (تذکرہ،ص:۵۰)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یٰسٓ O والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین۔“ (یاسین:۱)

ترجمہ:”اے میرے حبیب! (یٰس، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے) مجھے قرآن حکیم کی قسم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہیں۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے:”یٰسٓ O والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین۔“... اے مرزا! قسم ہے قرآن حکیم کی آپ رسولوں میں سے ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا،ص:۴۸۸، ۶۵۸_۶۵۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”وصل علیہم ان صلٰتک سکن لہم“... ”اے میرے حبیب! آپ اپنے ساتھیوں میں سے جب کوئی فوت ہو جائے نماز جنازہ آپ ہی پڑھایا کریں، کیونکہ یہ ان کے واسطے بخشش کا ذریعہ ہے...“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یہی حکم کیا کہ:

”وصل علیہم ان صلٰتک سکن لہم“... اے مرزا تو بھی ان کی نماز جنازہ پڑھایا کر کیونکہ یہ ان کے واسطے ذریعہ نجات ہے...“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً۔“... ”اے محمد! تمہارے رب کی قسم! یہ مومن کبھی نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات اور جھگڑوں میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ کریں اس پر اپنے نفسوں میں کسی قسم کی تنگی بھی محسوس نہ کریں، بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں...“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:”مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا۔“ (تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا قادیانی)

(جاری ہے)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

ایک ایک کر کے گل ہوتے جاتے ہیں یہ چراغ

مولانا سید محمد زین العابدین

علم وعمل اور ورع وتقویٰ کے چراغ ایک ایک کر کے گل ہوتے جا رہے ہیں اور صرف ۲۰۱۳ء کے اوائل سے لے کر اب تک ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں پندرہ سے زائد جید علماء اس دنیا سے رخصت ہو گئے، کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ حال وہی زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ قرب قیامت میں علم اٹھالیا جائے گا علماء کے اٹھائے جانے کے ذریعے، اور دوسری جگہ فرمایا کہ قرب قیامت میں دین پر چلنا ایسا ہوگا جیسا انگارے کو ہاتھ میں لینا۔ چنانچہ یہ وہی دور ہے کہ جس میں صرف دین پر چلنے کی وجہ سے علماء کو انتہائی تیزی کے ساتھ شہید کیا جا رہا ہے جب کہ دوسری طرف اس تیزی کے ساتھ علماء اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں کہ آدمی کی آنکھیں پھٹی رہ جاتی ہیں اور ابھی ایک کا جنازہ پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں کہ دوسرے کے انتقال کی خبر آجاتی ہے۔ ماہ فروری کے ابتدائی پندرہ دنوں میں بھی چار اکابرین وفات پاگئے آج انہی کا تذکرہ مقصود ہے۔

حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ:

ماہ فروری کے شروع میں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں ندویؒ کے پوتے اور ان کے شاگرد، جامعہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے استاذ الحدیث، تحریک پیام انسانیت انڈیا کے امیر، پندرہ روزہ الرائد کے مدیر حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ بعمر ۵۵ سال طویل علالت کے بعد نرسنگ ہوم ہسپتال لکھنؤ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ لگ بھگ ۱۹۵۸ء لکھنؤ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد گرامی مولانا سید محمد الحسنیؒ، مولانا ابو الحسن علی ندویؒ کے بھتیجے اور خصوصی شاگرد تھے بلکہ میدان تحریر میں ان کے جانشین تھے لیکن کم عمری میں ہی جب کہ ان کی عمر چالیس سال ہوگی اور مولانا عبداللہ صاحب ندویؒ اس وقت دورۂ حدیث میں تھے، یعنی ۱۹۸۰ء میں انتقال فرما گئے، اور آپ کے دادا محترم حضرت مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنی ندویؒ، مولانا ابو الحسن ندویؒ کے بڑے بھائی اور ندوۃ العلماء کے سابق ناظم تعلیمات تھے، چنانچہ ایسے علم وعمل کے مجسموں کی صحبت آپ کو میسر آئی، آپ نے اپنے والد مولانا محمد الحسنی، اپنے دادا مولانا ڈاکٹر عبدالعلی ندوی اور اپنے چھوٹے دادا مولانا ابو الحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہم ہر تین حضرات کی صحبتیں اٹھائیں لیکن آپ کی علمی وعملی استعداد میں سب سے زیادہ مولانا ابو الحسن علی ندویؒ کی تربیت کا دخل تھا۔ کیوں کہ ابھی آپ نے جوانی کی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ آپ کے والد اور دادا سفر آخرت پر روانہ ہو گئے تھے، چنانچہ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں ندویؒ نے آپ کو اپنی آغوش شفقت میں لے لیا۔

مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ نے مکمل تعلیم ندوۃ العلماء میں ہی حاصل کی اور وہیں سے ۱۹۸۰ء میں فاتحہ فراغ پڑھا، پھر وہیں پر تدریس بھی شروع فرمائی اور ترقی کرتے ہوئے استاذ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے ساتھ ساتھ ندوہ سے نکلنے والے پندرہ روزہ الرائد کے مدیر بھی مقرر ہوئے، اور چونکہ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں ندویؒ کے ساتھ ملک وبیرون ملک ان کی علمی، عملی، دعوتی، تبلیغی، ملی اور سماجی خدمات میں ان کے شریک کار تھے اسی لیے ان کی وفات کے بعد ان کی قائم کردہ تحریک پیام انسانیت کے امیر بھی مقرر ہوئے۔ آپ اپنی دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں کے باعث انڈیا اور عرب ممالک میں بہت معروف تھے آپ کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد پوری دنیا میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے آپ حدیث وتفسیر نیز عربی زبان وادب کے ماہر تھے، آپ کی شخصیت نہ صرف ہندوستان بلکہ اسلامی ملکوں کے لیے بھی محتاج تعارف نہ تھی، مولاناؒ نے اپنی پوری زندگی دینی، تدریسی، ملی اور سماجی خدمات کے لیے وقف کر دی تھی۔ پسماندگان میں بیوہ، بیٹا اور دو بھائی مولانا سید عمار حسنی ندوی اور مولانا سید بلال حسنی ندوی سوگوار چھوڑے ہیں، آپ کی پہلی نماز جنازہ ندوۃ العلماء میں ہوئی اور دوسری نماز جنازہ تکیہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

حضرت مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ:

فروری میں ہی دوسرا سانحہ یہ ہوا کہ جامعہ محمدیہ اسلام آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بمطابق ۷ فروری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات عشاء سے پہلے سو سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

آپ کی پیدائش ۱۹۱۵ء کے لگ بھگ مانسہرہ سے آگے تمر کھولا (کشمیریاں) میں ہوئی، آپ نے سب سے پہلی بیعت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے فرمائی، ان کی وفات کے بعد بالترتیب حضرت شاہ عبد القادر رائے پوریؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مولانا محمد عبد اللہ درخواستیؒ سے اصلاحی تعلق رہا جب کہ امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے رفاقت رہی،

تحاریکِ ختم نبوت میں نمایاں کردار ادا کیا مجلس احرار، جمعیت علمائے اسلام اور ختم نبوت کے پلیٹ فارموں پر کام کرتے رہے، سیاسی طور پر حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور مسلکی حوالے سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ سے قرب رہا، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں کئی سال استاذ حدیث رہے اور جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں تاحیات شیخ الحدیث رہے، آپ کا وجود مسعود پاکستان کے مسلمانوں کے لیے بہت ہی مبارک تھا آپ کی وفات سے علمی حلقوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ آپ کے آبائی گاؤں تمر کھولا میں ادا کی گئی پھر وہیں آپ کو سپرد خاک کردیا گیا۔ حق تعالیٰ درجات عالیہ نصیب فرمائیں۔

حضرت مولانا قاری عبدالحئی عابدؒ:

تیسرا سانحہ ۸؍فروری ۲۰۱۳ء بمطابق ۲۶؍ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بروز جمعۃ المبارک کو پیش آیا۔ حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کے بھائی عظیم خطیب حضرت مولانا قاری عبدالحئی عابدؒ لاہور میں بعمر ۷۵ سال سفرِ آخرت پر روانہ ہوگئے۔

حضرت مولانا قاری عبدالحئی عابدؒ جالندھر صوبہ پنجاب انڈیا میں پیدا ہوئے، قرآن کریم مقامی مدرسہ کانگر جالندھر میں پڑھا، تجوید وقرأت کا کورس جامعہ ترتیل القرآن شیرانوالہ لاہور میں کیا۔ اسکول کی کتابیں مڈل تک گورنمنٹ ہائی اسکول سمندری میں پڑھیں۔ بعد ازاں درس نظامی کی طرف متوجہ ہوئے اور جامعہ اشاعت العلوم فیصل آباد میں داخلہ لیا، پھر جامعہ فیض محمدی فیصل آباد، دارالعلوم ربانیہ فیصل آباد میں پڑھتے رہے دورہ حدیث جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ ضلع خانیوال سے کیا جہاں مولانا عبدالخالقؒ، مولانا ظہور الحقؒ اور مولانا علی محمدؒ وغیرہ آپ کے اساتذہ حدیث ٹھہرے۔ بیعت کا تعلق بالترتیب مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا محمد اجمل خانؒ اور مولانا خواجہ خان محمدؒ سے رہا جب کہ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے آپ کو اجازت وخلافت بھی حاصل تھی آپ نے لاہور میں اپنا ایک ادارہ جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن کے نام سے قائم کیا اور ساتھ ساتھ جامع مسجد مدنی غازی آباد میں امامت وخطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ بیک وقت ایک بہترین خطیب، کامیاب مربی اور ایک جید عالم تھے آپ کے خلفاء اور شاگردوں کی ایک بڑی تعداد خدمت دین میں مشغول ہے۔ آپ نے اپنی حیات مستعار کے پچاس سال ملک وبیرون ملک میں خطابت کے جوہر دکھائے۔ توحید وسنت کی اہمیت وضرورت، عقیدۂ ختم نبوت، ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ کے تحفظ آپ کے خاص موضوعات ہوتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ، چار بیٹیاں، دو بیٹے زبیر عابد اور مولانا طلحہ عابد سوگوار چھوڑے ہیں۔ جنازہ جامعہ منظور الاسلامیہ عیدگاہ کینٹ لاہور میں آپ کے جانشین مولانا طلحہ عابد نے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں پڑھائی، بعد ازاں قبرستان میانی صاحب لاہور میں آپ کو سپرد خاک کردیا گیا۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ:

اس ماہ کا چوتھا سانحہ یہ ہوا کہ مؤرخہ ۳؍ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ بمطابق ۱۴؍فروری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات صبح ۱۱ بجے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کے خلیفۂ مجاز حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ وفات پاگئے۔

آپ ۱۹۳۹ء میں لدھیانہ متحدہ ہندوستان میں پیدا ہوئے، پھر تقسیم ہند کے بعد کراچی منتقل ہوگئے، شروع ہی سے تبلیغی جماعت سے وابستہ تھے، چنانچہ جب حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ عالمی تبلیغی جماعت کے دوسرے امیر مقرر ہوئے تو آپ ان سے بیعت ہوگئے اور نہ صرف رسمی بیعت ہوئے بلکہ شیخ سے اس طرح سے تعلق رکھا گویا آپ ان کے نمائندہ ہیں اور جب کراچی کے کسی شخص کو حضرت جیؒ سے ملنا ہوتا وہ مولانا یحییٰ مدنیؒ کو واسطہ بناتا، پھر حضرتؒ کی وفات کے بعد آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ سے بیعت ہوگئے، بعد میں حضرتؒ نے آپ کو خلافت بھی عطاء فرمائی۔

آپ نے اپنی عمر کے تیس سال گزر جانے کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور ۱۹۷۴ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن سے فاتحہ فراغ پڑھا، آپ کے اساتذۂ حدیث میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا فضل محمد سواتیؒ، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ اور مفتی ولی حسن خان ٹونکیؒ وغیرہ اکابر شامل ہیں جب کہ ہم درس ساتھیوں میں مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب (شیخ الحدیث جامعہ انوار القرآن و خلیفہ حضرت لدھیانویؒ) شامل ہیں۔

بعد از فراغ جامعہ ہی میں پڑھانا شروع کیا پھر ۱۹۸۲ء میں معہد الخلیل الاسلامی کے نام سے بہادر آباد میں ادارہ قائم کیا جو آج کراچی کے بڑے اداروں میں شمار ہوتا ہے اور جہاں سے بلا مبالغہ سینکڑوں لوگ دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ کی پوری زندگی درس وتدریس، اصلاح وارشاد اور دعوت وتبلیغ سے عبارت تھی، تواضع سادگی اور نرم خوئی کے پیکر تھے، بلاشبہ آپ کی وفات سے مسلمان ایک بزرگ شخصیت سے محروم ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر جامعہ بنوری ٹاؤن میں آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد الیاس صاحب نے پڑھائی بلا مبالغہ جنازہ میں ایک جم غفیر تھا، پھر آپ کو شفیق پورہ قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ پسماندگان میں اہلیہ، سات عالم دین بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم وارفع درجاتھم فی اعلی الجنات، اللھم لاتحرمنا اجورھم ولا تفتنا بعدھم۔ ☆☆

مولانا محمد اجمل شاہین کی شہادت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اجمل شاہین اُچ شریف ضلع بہاولپور کی مضافاتی بستی ''علی والا'' میں آج سے تقریباً بائیس سال پہلے پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، جبکہ اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم کبیر والا میں داخل ہوئے جہاں انہوں نے مولانا ارشاد احمد، مفتی حامد حسن، مولانا عبدالستار، مولانا عبدالقدیر، مفتی محمد انور جیسی علمی شخصیات کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور ۲۰۱۲ء میں دورۂ حدیث شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی۔

مولانا اجمل ہونہار، ذہین، خاموش طبع اور صوفی منش انسان تھے۔ اصلاحی تعلق مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ خلیفہ اجل حضرت سید نفیس الحسینیؒ سے تھا اور حضرت مفتی صاحب کے مشورہ اور حکم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوگئے اور شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ میں سہ ماہی ردقادیانیت کورس ملتان میں پڑھا، کورس میں مدارس عربیہ اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے کم از کم جید جداً درجہ میں کامیابی حاصل کرنے والے علماء کرام کو لیا جاتا ہے۔

قادیانی شبہات کے جوابات جلد اول، دوم، سوم: ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ، سبقاً پڑھائی جاتی ہیں۔ نیز ختم نبوت، مسیح علیہ السلام، دجال، امام مہدی سے متعلق چالیس احادیث یاد کرائی جاتی ہیں اور پڑھائی جانے والی کتب کا تحریری و تقریری امتحان لیا جاتا ہے۔ موصوف تمام پرچوں میں سات علماء کرام کی کلاس میں اول نمبر پر آتے رہے۔ راقم الحروف کی ڈیوٹی لگی کہ علماء کرام سے پوچھا جائے کہ آئندہ مجلس کے شعبہ تبلیغ میں کام کرنا پسند کریں گے تو شہید موصوف نے کہا کہ بندہ اپنے شیخ کے حکم سے مجلس میں اپنے آپ کو وقف کر چکا ہے۔

سات علماء کرام میں سے دو کی تقرری ہوئی۔ موصوف کو کراچی کے لئے مقرر کیا گیا، ان دونوں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ پاکستان قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ میں مندرجہ حوالہ جات کی تخریج میں مصروف ہیں۔ تو مولانا نے انہیں تقریباً ایک ماہ تک حوالہ جات کی تخریج میں مصروف رکھا اور صفرالمظفر کے اوائل میں انہیں کراچی جانے کا حکم ہوا۔ موصوف کو کراچی گئے ہوئے ابھی ایک مہینہ نہیں گزرا تھا کہ ٹارگٹ کلنگ کی نذر ہوگئے اور جامِ شہادت نوش فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے ایک واقعہ سنایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک مجذوب تھا، جو کسی سے بولتا نہیں تھا، ایک رات ایک خاتون اپنے گھر کی چھت پر سوئی ہوئی تھی کہ اسے چھوٹے پیشاب کا تقاضا ہوا تو وہ چھت پر بیٹھ گئی، اسے احساس ہوا کہ وہ قبلہ کی طرف رخ کئے ہوئے ہے تو وہ رخ بدلنے لگی اور اپنے اوپر کنٹرول نہ کرسکی اور نیچے گرگئی۔ دماغ میں چوٹ لگی تو وفات پاگئی، اگلے دن لوگ اس کی تعزیت کے لئے اس کے گھر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے، تو وہ مجذوب وہاں سے گزرا اور ہنس کر کہا کہ ایک چھلانگ لگا کر جنت میں پہنچ گئی۔ مولانا محمد اجمل بھی ایک چھلانگ لگا کر جنت میں پہنچ گئے۔

۷/ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۸/ جنوری ۲۰۱۳ء بعد نماز عشاء دفتر ختم نبوت کراچی سے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے لئے نکلے ابھی جامعہ میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ بدنی قتل کی نذر ہوگئے اور ایک چھلانگ لگا کر جنت میں پہنچ گئے:

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کف دست ساقی چھلک پڑا
رہیں دل کی دل ہی میں حسرتیں کہ نشان قضا نے مٹادیا

شہید کی اچانک شہادت کی خبر نے ہلا کر رکھ دیا، ان کی جوانی کی حالت میں اچانک موت سے آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہتے رہے۔ ان کی میت ایمبولینس کے ذریعہ ان کے آبائی علاقہ بستی علی والا احمد پور شرقیہ میں پہنچائی گئی۔ ۸/ ربیع الاول جو ایک روایت کے مطابق سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہے۔ عصر کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنازہ کی امامت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے سرانجام دیئے۔ لرزتے ہاتھوں اور دکھی دل سے انہیں لحد میں اتارا اور سپرد خاک کیا۔

شہید کے والد محترم سے جب افسوس کا اظہار کیا گیا تو انہوں نے پُرنم لہجہ میں کہا کہ ایک اجمل نہیں دسیوں اجمل ہوتے تو انہیں ناموس رسالت کی حفاظت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت سمجھتا۔

ادھر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا زید مجدہ اپنا سندھ کا دورہ ادھورا چھوڑ کر صادق آباد تشریف لے گئے اور سید کمال شاہ کا جنازہ پڑھایا اور انہیں سپرد خدا کیا۔ علماء کرام کا یکے بعد دیگرے قتل اور حکومت کا خاموش تماشائی کا کردار باعث تشویش ہے۔ روزانہ کراچی سے جنازے اٹھ رہے ہیں اور حکمران چین کی بانسری بجارہے ہیں۔ اللہ پاک حکمرانوں کو ہدایت سے نوازیں اور اگر ان کی قسمت میں ہدایت نہیں ہے تو ان سے اسلامیان پاکستان کو جلد از جلد نجات عطا فرمائے۔ قاتل انشاء اللہ العزیز اللہ پاک کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔ دنیا میں اگر حکمرانوں کی ملی بھگت سے بچ بھی گئے تو قیامت کے دن کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ مولانا محمد اجمل شاہین جیسے فرزند مائیں روز نہیں جنتیں۔ اللہ پاک شہداء کی حسنات کو قبول فرما کر سیئات سے درگزر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

مولوی نامہ

مولانا سہیل یعقوب باوا، لندن

ایک گاؤں کا قصہ ہے، ایک مولوی صاحب قصائی کی دکان سے گوشت لے کر گھر آ رہے تھے، راستے میں کوے نے ان کا گوشت اچک لیا، مولوی صاحب فوراً چلائے، اے کوے، اگر اپنی خیریت نیک مطلوب ہے تو فوراً گوشت واپس کردے ورنہ مسجد میں اعلان کردوں گا کہ کوا حلال ہے، اب اس بارے میں کوئی روایت موجود نہیں ہے کہ اس کوے نے گوشت کا کیا کیا، چونکہ اب تک کوا حرام ہے اس لیے گمان کیا جاسکتا ہے کہ اس شریف النفس کوے نے گوشت واپس کردیا ہوگا ورنہ کوے ''ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم'' کی عملی تفسیر بنے ہوئے ہوتے۔

مولویوں کے کارناموں کی فہرستیں زبان زد عام ہیں، ان کے لطیفے، حماقتیں، بیچارگی، غربت، کم مائیگی، جہالت ہر چیز کو عیاں کرنا ہماری محفلوں کا ایک لازمی جزو بنتا جارہا ہے، معاشرے کے لیے غیر موزوں، کفر کے فتوے لگانے والا، غیر اہم اور دہشت گردی کے فروغ کا ذریعہ کہلانے والے یہ مولوی مسلمان معاشرے کا چارلی چپلن اور مسٹر بین ہے، جس کا کسی پر بس نہ چلے، اس کا مولوی پر چلتا ہے، مولوی پر رائے دینا سب سے آسان ہے، اس پر طعنہ زنی سب سے دلچسپ لگتی ہے، یہ ایک کھلونا ہے، جس سے ہر کوئی کھیل سکتا ہے، ایک بچہ اپنے قاری صاحب کی نقل اتارنے سے یہ سلسلہ شروع کرتا ہے، باپ اس کی ادا پر مسکراتا ہے اور ماں صدقے واری جاتی ہے اور یوں مولوی فٹبال بن جاتا ہے اور مختلف عمروں کے ڈیوڈ بیکھم اس کو کھیلتے رہتے ہیں، انہی صفحات میں سویڈن کے عارف کسانہ نے کچھ دن قبل مسلم معاشرے کے اس رجحان سے متاثر ہوکر اس قومی کھیل کو کھیلا اور علمائے سو کی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے دل کے جلے پھپھولے خوب پھوڑے، کسانہ صاحب کے قلم کی کسک سے راقم کے دل میں یہ خیال جاگا کہ اس مولوی فوبیا معاشرے کو مولوی کی ایک اور تصویر دکھائی جائے، خدانخواستہ مولوی کی شان میں قصیدہ خوانی کا ارادہ نہیں ہے کہ آپ حضرات کے قلوب پر گراں گزرے، بس یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ مضحکہ خیز اور معاشرے کا غیر موزوں طبقہ تمام تر تیر ونشتر سہنے کے باوجود کتنا مضبوط ہے۔

سلطنت عثمانیہ کے زوال کے ساتھ ہی مولوی نامہ کھل گیا تھا، پہلے پہل تو چند لوگوں کو بنیاد بنا کر سب کی تحقیر کی جاتی تھی، پھر علما کی تضحیک کی جانے لگی اور اب تو یہ حال ہوگیا ہے کہ جس نے داڑھی رکھ لی، وہ مولوی ہے اور اس کا تمسخر اڑانا لازمی.... مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ صدی بیت گئی، مولوی کی ہجو میں کیا کیا نہیں کہا گیا، مولوی آج بھی اسی شان سے مسجد میں اذان دیتا ہے، اسی آن بان سے جمعے کا خطبہ دیتا ہے، نہ اس کے معمول میں فرق آیا ہے اور نہ انداز میں... بقول قدرت اللہ شہاب

''یہ مولوی ہی ہے جس نے گاؤں کی ٹوٹی مسجد میں بیٹھ کر چند ٹکڑوں کے عوض عوام کا رشتہ اسلام سے جوڑا ہوا ہے۔ اس کی پشت پر نہ کوئی تنظیم ہے، نہ کوئی فنڈ ہے اور نہ کوئی تحریک۔ اپنوں کی بے اعتنائی، بیگانوں کی مخاصمت، ماحول کی بے حسی اور معاشرے کی کج ادائی کے باوجود اس نے نہ اپنی وضع قطع کو بدلا اور نہ اپنے لباس کی مخصوص وردی کو چھوڑا۔ اپنی استعداد اور دوسروں کی توفیق کے مطابق اس نے کہیں دین کی شمع، کہیں دین کا شعلہ، کہیں دین کی چنگاری روشن رکھی۔ ملا نے اس کی راکھ ہی کو سمیٹ سمیٹ کر بادِ مخالف کے جھونکوں میں اڑ جانے سے محفوظ رکھا... دن ہو یا رات، آندھی ہو یا طوفان، امن ہو یا فساد، ہر زمانے میں شہر شہر، گلی گلی، چھوٹی بڑی، کچی پکی مسجدیں اسی ایک ملا کے دم سے آباد ہیں جو خیرات کے ٹکڑوں پر مدرسوں میں پڑا رہتا ہے اور در بدر کی ٹھوکریں کھا کر گھر بار سے دور کہیں اللہ کے کسی گھر میں سر چھپا کر بیٹھا ہے۔ کوئی شخص وفات پا جاتا ہے، تو یہ اس کا جنازہ پڑھا دیتا ہے، نوزائیدہ بچوں کے کان میں اذان دے دیتا ہے، کوئی شادی طے ہوتی ہے تو نکاح پڑھوا دیتا ہے۔ اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی اسے جمعراتی، شبراتی، عیدی، بقرعیدی اور فاتحہ درودی کہتا ہے، یہ ملا ہی کا فیض ہے کہ کہیں کام کے مسلمان، کہیں نام کے مسلمان، کہیں محض نصف نام کے مسلمان ثابت وسالم و برقرار ہیں، برصغیر کے مسلمان عموماً اور پاکستان کے مسلمان خصوصاً ملا کے اس احسان عظیم سے کسی طرح سبکدوش نہیں ہوسکتے جس نے کسی نہ کسی طرح کسی نہ کسی حد تک ان کے تشخص کی بنیاد کو ہر دور اور ہر زمانے میں قائم رکھا۔''

اعتراض کرنے والے یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کڑاکے جھلسی ہوئی گرم دوپہر میں محلے کی تنگ مسجد میں ظہر کی اذان ہر روز عین وقت پر اپنے آپ کس طرح ہوتی

رہتی ہے؟ گڑگڑاتے ہوئے جاڑوں میں نرم و گرم لحافوں میں لپٹے ہوئے اجسام کو اس بات پر کبھی حیرت نہ ہوئی کہ اتنی صبح منہ اندھیرے اٹھ کر فجر کی اذان اس قدر پابندی سے کون دے جاتا ہے؟ نکاح اور جنازے کا مسئلہ ہو تو تمسخر اڑانے والوں کے لبوں کا سارا جھاگ بیٹھ جاتا ہے، انگلیاں ٹیڑھی کر کر کے مذاق اڑانے والے منہ جھکا کر مولوی صاب مولوی صاب کر رہے ہوتے ہیں اور یہ مولوی کا ظرف ہے کہ اس نے معاشرے کے ان نابالغوں کی نادانیوں کو ہمیشہ نظرانداز کیا ہے کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اس کا نعم البدل کوئی نہیں، وہ انمول ہے۔ عارف کسانہ صاحب نے اپنی تحریر میں لکھا ہے کہ مولویوں کے کفر کے فتووں کی وجہ سے مسلمانوں کا خون سب سے زیادہ بہا ہے، کسانہ صاحب نے کسی تاریخی واقعے کی جانب اشارہ نہیں کیا اور تیر بھی چلا دیا، شاید ہٹلر کے مشیر خاص گوئبلز نے اسی انداز گفتگو کو پروپیگنڈے سے تعبیر کیا ہے، علامہ اقبال اور قائداعظم پر مولویوں نے کفر کے فتوے لگائے مگر کوئی ان کفر کے فتوے لگانے والے مولویوں کے نام بھی جانتا ہے؟ لوگ تو اشرف علی تھانوی کو جانتے، سلیمان ندوی کو جانتے ہیں، شبیر احمد عثمانی کو جانتے ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان میں قائداعظم کا ساتھ دیا۔ اگر کوئی شعبدے باز، مفاد پرست، چال باز، دشمن ایجنٹ مولوی کے روپ میں کوئی ایسا کام کرے جو مسلم امہ کے مفاد میں نہ ہو تو بجائے یہ کہ اس کام پر تنقید کرتے ہوئے ایسے لوگوں کی نشان دہی کر کے صفوں سے باہر کیا جائے، اپنے ہی علما پر تنقید نابالغی اور مضحکہ خیزی کے زمرے میں آتا ہے، مولویوں کا تشخص استعمال کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا اسلام دشمن قوتوں کا ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے، ہم لارنس آف عریبیہ جیسے کرداروں کو کیسے بھول سکتے ہیں، اگر کوئی استاد کرپشن کرے تو پورے نظام تعلیم کو ہی کیوں داغدار نہیں کیا جاتا، ایک فوجی کرپشن کر کے خود کرپٹ ہے، ایک سرکاری افسر مال ہڑپ کرنے میں خود اکیلا مجرم ہے مگر یہ کیسا معاشرہ ہے جو ایک مولوی کے جرم کی سزا پورے نظام کو دینا شروع کر دیتا ہے، علما میں اختلاف ہیں، فرقے موجود ہیں مگر سیاسی اختلاف کی موجودگی کے باوجود سیاسی جماعتوں کی موجودگی قابل اعتراض نہیں تو مختلف مذہب میں مختلف مکاتب فکر پر اعتراض کیوں؟ کیا رائے کا اختلاف بھی مولویوں کا حق نہیں ہے؟ اگر شیعہ سنی اختلاف ہے تو اس میں بہت سے تاریخی اور علمی مسائل ہیں اور ان مسائل پر اختلاف ایک فطری تقاضا ہے، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث علمی بنیادوں پر ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں، ان کی کوئی ذاتی دشمنی نہیں اور علمی اختلاف ہونا تو باعث رحمت ہے، جاہلوں کی طرح ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے سے تو اچھا ہے کہ خلافت و امامت، حاضر ناظر اور تقلید جیسے مسائل پر اختلاف کر لیا جائے، کم از کم یہ اختلاف فکری ترقی کا باعث تو بنتا ہے، انسان کی ذہنی نشو و نما اور تحقیق و جستجو کی تو نمو کرتا ہے اور ایسے میں اگر کوئی انتہا پسندی پر اتر آئے تو یہ اس کا اسی طرح ذاتی فعل ہے جیسے ستونت سنگھ نے اندرا گاندھی کو گولی ماری تھی، اس کے گولی مار دینے سے پوری ہندوستانی فوج قاتل قرار نہیں دی گئی تھی۔

ہمارے یہاں ایک اصطلاح عام ہے، علمائے سوکی... علمائے سو کے فریم میں فٹ کر کے مولویوں کو جو بولنا ہے بول ڈالیے، کوئی پوچھے تو کہہ دیں گے کہ علمائے حق الگ ہیں، یہ بہانے بازیاں دراصل ہمارے احساس کمتری کی نشانیاں ہیں، ایک فوجی ہی عسکری معاملات میں رائے دینے کا اہل ہوتا ہے، علما کے بارے میں بھی رائے دینا اہل علم کا کام ہے، ہر ایرا غیرا نتھو خیرا اور انتی اٹھائے مولویوں کی جانب دوڑا چلا آ رہا ہے، جناب اپنی علمی حیثیت تو جانچیں... چار الفاظ لکھنے کا علم کسی کو ارسطو نہیں بنا دیتا! ☆☆

ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی قادیانی الہامی منصوبہ اکھنڈ بھارت کا حصہ ہے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد آرائے بازار میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی قادیانی الہامی منصوبہ اکھنڈ بھارت کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی، شیعہ سنی بریلوی دیوبندی، مقلد غیر مقلد، پنجابی، پٹھان، سندھی مہاجر کے عنوانات پر اپنی ایجنسیوں کے ذریعہ تصادم کی راہ ہموار کر کے تماشا دیکھتے ہیں تا کہ ملک میں افراتفری، قتل و غارت گری، بم دھماکوں خودکش حملوں کے ذریعے ملک میں بیرونی عناصر کو مداخلت کا جواز بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران ملک میں چین کی بانسری بجا رہے ہیں جبکہ پورا ملک افراتفری کا شکار ہے اور بیسیوں جنازے روز اُٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمران کراچی اور کوئٹہ میں قادیانی نوجوانوں کی تربیت یافتہ جماعت خدام الاحمدیہ کے سرغنوں کو گرفتار کرے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے تو بہت سے مقتولین کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالنعیم نے خطیب اسلام مولانا قاری عبدالحئی عابد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر اُن کے فرزندانِ گرامی مولانا محمد طلحہ، مولانا محمد زبیر سے غازی آباد لاہور میں ملاقات کی اور قاری صاحب کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا قاری عبدالتواب الحسینیؒ کا انتقال

مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کے سرپرست مولانا قاری عبدالتواب الحسینی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف شروع سے ہی جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ وابستہ تھے، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مفتی محمودؒ سے قلبی تعلق تھا، وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بنیادی اراکین میں سے مولانا نذیر حسینؒ کے صاحبزادے، مولانا جمال اللہ الحسینیؒ کے چھوٹے بھائی اور علامہ احمد میاں حمادی کے برادر نسبتی بھی تھے، کئی بار مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کے امیر بھی رہے، پھر وہ قرآن کی خدمت کے لئے پنو عاقل کو خیر باد کہہ کر ٹنڈو آدم آگئے، یہاں پر آپ نے جمعیت کو فعال کیا اور باقاعدہ یہاں سے جمعیت کے ٹکٹ پر ایم این اے اور ایم پی اے کھڑے کئے۔ ٹنڈو آدم کے گرد و نواح میں مرحوم نے قرآن کی بہت خدمت کی اور سینکڑوں گوٹھوں میں جا جا کر خود دینی مدارس قائم کئے اور تادم حیات ان کی سرپرستی بھی کی۔

مولانا قاری عبدالتواب الحسینی مرحوم خاندانی طور پر شوگر کے مرض کا شکار تو تھے ہی اور مرحوم مولانا جمال اللہ الحسینی کی طرح پرہیز کرنا بھی ان کی فطرت نہ تھی، اسی کا نتیجہ تھا کہ مرض غالب آگیا، صاحب فراش ہو کر بستر سے لگ گئے۔ ۱۱رجنوری جمعہ کو وقت موعود آپہنچا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، ان کی نماز جنازہ میں لوگوں کے جم غفیر کو دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کی شخصیت عوام و خواص میں کس قدر مقبول تھی۔ علماء، قراء اور شاگرد دھاڑیں مار مار کر روتے دکھائی دے رہے تھے، مرحوم نے بڑی مجاہدانہ زندگی بسر کی بہت نشیب و فراز آئے اللہ پاک ان پر رحم فرمائیں۔ ان کی وفات سے یقیناً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل میں خلا پیدا ہو گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امراء مولانا عبدالرزاق اسکندر، صاحبزادہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکریٹری سینیٹر عبدالغفور حیدری، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا عبدالصمد ہالیجوی و دیگر علماء کرام نے علامہ احمد میاں حمادی سے فون اور خطوط کے ذریعے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

سیرت النبی کانفرنس

بلدیہ ٹاؤن (مولانا فخر الدین رازی) مدرسہ مظہر العلوم حمادیہ اتحاد ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلدیہ ٹاؤن کراچی کے تحت سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی پہلی نشست کی صدارت مولانا عبداللطیف نے کی۔ تلاوت اور نعت شریف کے بعد مدرسے کے طلباء محمد عابد، عبدالرحمٰن سندھی، اظہر الدین محمد اکرم، سعید کمال، نصیر اللہ نے سیرت خاتم الانبیاء کے موضوع پر تفصیلی بیانات کئے۔

دوسری نشست کی صدارت شیخ الحدیث مفتی غلام حیدر نے کی جس میں مولانا مفتی فیض الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے انسانیت کو صرف ایک اللہ کی بندگی کی دعوت دی اور غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے نجات دلائی۔ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے لئے زندگی کے ہر موڑ پر مشعل راہ ہے۔ عاشقان رسول ﷺ ہونے کے بلند و بانگ دعوے کرنے میں کامیابی نہیں بلکہ عمل کرنے میں کامیابی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور یہ محبت بھی ایسی ہو کہ جس کے سامنے دنیا کی ہر عزیز اور محبوب چیز ہیچ ہو۔

مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کا مرتکب ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس کانفرنس میں قومی اتحاد ویلفیئر کے صدر روزی خان، ناظم تعلیمات قاری مظہر الدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خادمین کے علاوہ بڑی تعداد میں طلبہ و عوام الناس نے شرکت کی۔ سیرت النبی کانفرنس کا اختتام مفتی غلام حیدر کی دعاء سے ہوا۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی شوریٰ کے رکن اور سینئر کارکن محمد ہاشم بروہی کی والدہ طویل علالت کے بعد ۸۸ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں، انکی نماز جنازہ دارالعلوم ختم نبوت میں ادا کی گئی، مرحومہ تحفظ ختم نبوت سے بے حد قلبی لگاؤ رکھتی تھیں، جب تک سکت تھی جھک کر چلنے تک میں وہ خود حضرت مولانا حمادی صاحب کے گھر آکر جو تھوڑی بہت پونجی جمع کئے ہوئے ہوتی تھیں مقدمات ناموس رسالت فنڈ میں جمع کروایا کرتی تھیں، حالانکہ اندرون سندھ لیڈیز میں یہ شعور کم پایا جاتا ہے، ختم نبوت کانفرنس میں ساری ساری رات بیٹھ کر کامیابی کیلئے نوافل اور قرآن کی تلاوت فرمایا کرتی تھیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے علامہ احمد میاں حمادی، مفتی حفیظ الرحمان رحمانی، علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، مقامی امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ناظم منور حسین قریشی، خازن حافظ محمد فرقان انصاری، ناظم نشریات محمد عمیر شیخ، حافظ محمد زاہد حجازی، مولانا حبیب الرحمان رحمانی، نے دفتر ختم نبوت میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے دونوں صاحبزادگان محمد ہاشم بروہی اور منیر احمد بروہی سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

بیاد
خواجۂ خواجگان قطب الاقطاب
حضرت مولانا خواجہ
خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں
میانوالی

عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا خواجہ
جانشین میرکارواں
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا خواجہ

بیاد
ولی کامل عالم باعمل
حضرت مولانا حافظ استاد
احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ سراجیہ
دادڑہ بالا

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ کا دو روزہ اصلاحی

عظیم الشان اجتماع

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ
رشید احمد صاحب مدظلہ العالی
خواجۂ خواجگان کے فرزند اور ان کے تربیت یافتہ ولی کامل رہبر طریقت
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

بمقام خانقاہ سراجیہ
دادڑہ بالا شریف ہڑپہ ساہیوال

16 17 مارچ 2013 بروز ہفتہ اتوار

اوقات کار: 16 مارچ صبح 9:00 سے
17 مارچ سہ پہر 4:00 بجے دعا ہوگی۔
نوٹ باہر سے تشریف لانے والے شرکا کیلئے قیام و طعام کا مکمل انتظام ہوگا

زیر نگرانی
صاحبزادہ خواجہ
حبیب احمد خان سلمہ
فرزند حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

0305-7533883
0300-7973594
0301-7367413
0321-6925210

الداعی الی الخیر: خدام خانقاہ سراجیہ دادڑہ بالا ہڑپہ شریف ساہیوال

زیر اہتمام مرکز سراجیہ
0321-7044744 042-35877456
E-mail: markazsirajia@hotmail.com, www.endofprophethood.com